ولولہ انگیز اور معرکۃ الآرا تقریریں
خطباتِ ابوالحقانی
حضرت مولانا محمد حسین ابوالحقانی صدیقی
نوریہ بکڈپو
براؤں شریف
ضلع سدھارتھ نگر

ولولہ انگیز اور معرکۃ الآرا تقریریں

مجموعہ

خطبات ابو الحقّانی

حضرت مولانا محمد حسین ابو الحقانی صدیقی

نوریہ بک ڈپو
براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر، یو۔پی
Rs. 15

پیش کردہ
سید مصطفیٰ مسلی

ہدیہ خلوص

مولانا محمد ارشد رضا فیضی

نام کتاب ——— خطبات ابوالحقانی
مصنف ——— حضرت مولانا محمد حسین صدیقی ابوالحقانی
قیمت ——— 15/ روپے
سائز ——— ۲۰×۳۰/۱۶
ناشر ——— نوریہ بک ڈپو، براؤں شریف
ضلع سدھارتھ نگر (یو.پی) ۲۷۲۱۵۳

سول ایجنٹ

کتب خانہ امجدیہ، ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی
فون:- ۳۲۴۳۱۸۷

رابطہ کے لئے

مولانا جمال احمد خاں رضوی نوریہ بکڈپو براؤں شریف سدھارتھ نگر (یو.پی)

پیش نامے

ساتویں تقریر —— موئے مبارک

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو
اعلیحضرت

آٹھویں تقریر —— لعاب دہن

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنیں
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
اعلیحضرت

نویں تقریر —— دست شفقت

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام
اعلیحضرت

دسویں تقریر —— زبان اقدس

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

گیارہویں تقریر —— نورانی آنکھ

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
اعلیحضرت

بارہویں تقریر —— متفرق معجزات

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے
اعلیحضرت

•

انتساب

میں اپنی اس پیشکش کو پیر و مرشد
سرکار مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان صاحب
قبلہ بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

اور

اپنی ماں صغیرہ خاتون مرحومہ
کے نام سے معنون کرتا ہوں۔
ناظرین کرام بھی ان کیلئے ایصال ثواب فرمائیں۔

محمد حسین صدیقی رضوی

شفیع المذنبین

(کلام رضا)

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے مرے گھبرانے والے

عَنْ اٰدَمَ بْنِ علی قَالَ سَمِعْتُ ابنِ عُمَرَ یقول اِنَّ النَّاس یصیرون یومَ القیٰمۃ جُثیٰ کُلُّ اُمَّۃٍ تَتْبَعُ نَبِیَّہَا یقولون یا فُلَانُ اِشْفَعْ حَتّٰی تَنْتَہِیَ الشَّفَاعَۃُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فذٰلِکَ یومَ یَبْعَثُہُ اللّٰہُ المَقَامَ المَحْمُوْدَ ط

حضرت آدم بن علی سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر کو فرماتے سنا کہ بروز قیامت تمام لوگ مایوسی کی حالت میں ہوں گے۔ ہر امت اپنے نبی کی بارگاہ میں عرض گزار ہوگی کہ حضور! ہماری شفاعت فرمائیے۔ آخر کار معاملہ سرور کائنات تک جا پہنچے گا اس روز اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔

بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ٦٨٦ باب عسیٰ ان یبعثک۔ حدیث نمبر ۱ سطر ۷-۸-۹

مقام محمود اس جگہ کا نام ہے جس پر کھڑے ہو کر بروز قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم امت کی شفاعت فرمائیں گے خود قرآن فرماتا ہے۔

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط

(پ ۱۵ - سورہ بنی اسرائیل)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے گا جہاں تمہاری سب حمد کریں۔

علماء جمہور فرماتے ہیں مقام محمود مقام شفاعت ہے اور یہ ایسا مقام ہے کہ جہاں کسی دوسرے کو کھڑے ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ جن کو دیکھ کر چھوٹے بڑے سب ان کی تعریف میں رطب اللسان ہو جائیں گے۔

رَوٰی اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ هُوَ الْمَقَامُ الَّذِیْ اَشْفَعُ فِیْہِ لِاُمَّتِیْ ط

یعنی حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ حضور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقام محمود میری امت کی شفاعت کرنے کی جگہ ہے۔

(بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ٦٨٦ حاشیہ نمبر ٦)

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام محمود کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا قیامت کے دن جب سارے انسان جمع ہوں گے تو

میں اپنی امت سمیت ایک بلند ٹیلہ پر ہوں گا۔ مجھے سبز رنگ کا جنتی حلہ پہنایا جائے گا۔ پھر مجھے اللہ کی طرف سے شفاعت کا اذن مل جائے گا اور اسی جگہ کا نام مقام محمود ہے۔
(مدارج النبوہ جلد اول)

شفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی
سوا تیرے یہ کس کو قدرت ملی ہے
کلام رضاؔ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہُ رَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی فقال اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَا جبریل اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَعْلَمُ فَاسْئَلْہُ مَا یُبْکِیْکَ فَاَتَاہُ جبریل عَلَیْہِ السلام فَسَاَلَہٗ فَاَخْبَرَہُ النبیُّ صلے اللہ علیہ وسلم بما قال وھو اعلم فقال اللّٰہ

یعنی ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے اور فرمایا۔ اے اللہ! میری امت کو بخش دے میری امت کو بخش دے اور رونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور تیرا رب خوب جانتا ہے لیکن ان سے پوچھو کیوں رو رہے ہیں جبرئیل آئے آپ سے سوال کیا۔ آپ نے اس کو اس چیز کی خبر دی

تعالےٰ یا جبریل اذھب اِلیٰ محمد فقل انا سَنُرْضِیْکَ فی اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ۔
(مسلم شریف ج ا ص ۱۱۳ باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث [illegible] سطر ۱۷-۱۸)

جو کہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیل محمد کے پاس جاؤ اور کہو۔ تیری امت کے بارے میں ہم تجھ کو راضی کر دیں گے اور غمگین نہیں کریں گے۔

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیئے ہیں
کلام رضاؔ

یہ سرکار کا کمال شفقت ہے اپنی امت کے ساتھ کہ ان کی شفاعت کی خاطر بے چین و بے قرار ہیں۔ آنکھوں سے گوہر آبدار ٹپک رہے ہیں۔ ایک ماں کو جس قدر فرزند سے محبت ہوتی ہے رسول کائنات کو اپنی امت سے کہیں اس سے بڑھ کر پیار ہے چنانچہ بوقت ولادت گناہگاروں کو یاد فرمایا۔ شب معراج سیہ کاروں کو یاد کیا۔ بعد وصال قبر انور میں خطاکاروں کو فراموش نہیں کیا۔
(مدارج النبوہ)

بروز قیامت سب کو اپنی فکر ہو گی۔ مگر محبوب دوجہاں کو جہاں کی فکر ہو گی۔ اسی لئے تو اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

جب ماں اکلوتے کو بھولے
آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں

مصطفےٰ جانِ رحمت امت کی شفاعت کی خاطر رو رہے ہیں تو پروردگارِ عالم کا کرم دیکھو فرما رہا ہے۔ اے محبوب! ہم آپ کو امت کے بارے میں راضی کر لیں گے۔ خود قرآن فرماتا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ط
عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا دیگا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

تو سرکار نے فرمایا میں اس وقت راضی نہ ہوں گا جب تک ایک ایک امتی کو رب سے بخشوا نہ لوں گا جس نے صدقِ دل سے پڑھ لیا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور دنیا میں کوئی نیکی نہیں کی ہے۔ سرکار اس کی بھی شفاعت فرمائیں گے حتیٰ کہ بعض دوزخ میں داخل کر دیئے گئے ہوں گے سرکار ان کی بھی شفاعت فرمائیں اور وہ بخشے جائیں گے جب یہ حال دیکھے گا تو داروغۂ جہنم کہے گا یا رسول اللہ آپ نے تو اپنی امت پر خدا کی ذرا سی ناراضگی نہیں رہنے دی۔

اب تو آئی ہے شفاعت عفو پر
بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا
کلامِ رضا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بروزِ قیامت میری شفاعت فرمائیے۔ سرکار نے فرمایا۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفاعت کروں گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں گا۔ سرکار نے فرمایا پہلے پل صراط پر تلاش کرنا۔ عرض کیا اگر وہاں بھی نہ پاؤں؟ تو فرمایا میزان کے قریب تلاش کرنا۔ عرض کیا اگر وہاں بھی نہ پاؤں؟ تو فرمایا حوض کوثر کے قریب تلاش کر لینا۔ ان تینوں جگہوں میں سے کہیں مل جاؤں گا۔
(مدارج النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶)

غور فرمائیے سرورِ کائنات کس قدر بےچین و بےقرار اپنی امت کی شفاعت کیلئے نظر آ رہے ہیں اور اپنے رب کے حضور امت کے لئے رحم و کرم اور بخشش کی التجائیں کر رہے ہیں۔ کبھی پل صراط پر جو تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے اور جس کی لمبائی پندرہ ہزار سال کی مسافت کے مقدار ہے۔
(مدارج النبوۃ)

چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے کہ بروزِ قیامت پل صراط قائم کیا جائے گا۔ اس پل پر سے جو حضرات سب سے پہلے گزریں گے وہ بجلی کی طرح گزر جائیں گے ان کے بعد گزرنے والے ہوا کی مانند بعض پرندوں کی طرح۔ بعض ڈرتے ہوئے گزریں گے۔ ایسے عالم میں سرورِ کائنات پل صراط

ایک کنارے کھڑے ہو کر پکار رہے ہوں گے۔ رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ۔ یعنی اے رب بچا۔ اے رب بچا۔

(مسلم شریف)

یہاں تک کہ سب گزر جائیں گے۔ اسی لئے تو سرکار اعلیٰحضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں۔

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور مدارج النبوہ میں ہے کہ جب امت پل صراط پہ پھسل جائے گی اور چلنے سے عاجز ہو گی تو اس وقت عرض کرے گی۔ وا محمداہ تو سرکار فرمائیں گے

رَبِّ اُمَّتِیْ۔ رَبِّ اُمَّتِیْ

اے رب! میری امت کو بچا۔

آج کے دن تجھ سے میں اپنے لئے اور فاطمہ کے بارے میں سوال نہ کروں۔ امت کا سوال ہے اسے بچالے۔

(مدارج النبوہ جلد اول)

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پلصراط
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
(کلام رضا)

یہ کمال شفقت اور غالب اہتمام ہے اور حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

در بعضے روایت آمدہ کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجبرئیل علیہ السلام اگر حاجتی داشتہ باشی بمن بگو تا بحضرت عرض کنم جبرئیل گفت حاجت من آنست کہ بخواہ از درگاہ کہ فراخ کنم روز قیامت بازوے خود را بر صراط تا بگذرند بر آں امت تو۔

معراج النبوۃ جلد اول صفحہ ۱۹۶
باب پنجم در ذکر فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور بعض روایت میں آیا ہے کہ شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امیں سے فرمایا اگر کوئی ضرورت ہے تو مجھ سے بولو۔ میں خدا کی بارگاہ میں عرض کر دوں گا۔ جبرئیل امین نے عرض کیا! میری تمنا یہ ہے کہ بروز قیامت پل صراط پر اپنے بازو کو بچھا دوں تاکہ آپ کی امت اس بازو کے اوپر سے گزر جائے۔

اہل صراط روح امیں کو خبر کریں
جاتی ہے امت نبوی فرش پر کریں
(کلام رضا)

سبحان اللہ! یہ حضور سرور کائنات کی امت کا رتبہ ہے کہ بلبل سدرہ جناب جبرئیل امین تمنا کر رہے ہیں کہ امت محمدیہ بروز قیامت جب پلصراط سے گزر فرمائے تو میں اپنے پر کو پل صراط پر بچھا دوں۔ تاکہ امت محمدیہ بسہولت گزر جائے۔ اسی لئے تو اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو (کلام رضا)

عَنْ اَنَسْ بِنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اٰتِی بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ

مسلم شریف جلد اول ۱۱۲ باب اثبات الشفاعۃ سطر ۱۱-۱۲ مطبع ...

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھولوں گا تو خازن جنت پوچھے گا آپ کون ہیں؟ میں جواب دوں گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں وہ کہے گا آپ کیلئے دروازہ کھولوں اور آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولا جائے۔

صف ماتم اٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو ... چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا (کلام رضا)

معلوم ہوا کہ مالک جنت میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں اب جنت میں وہی جائے گا جس کو آقا چاہیں گے اور حضور ہی کیلئے سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلے گا۔ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ سرکار نے فرمایا سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ پس میرے لئے جنت کا دروازہ کھل جائیگا اور میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا اور میرے ساتھ غریب مسلمان بھی داخل ہوں گے یقیناً خالق جنت خدا ہے مگر جنت کو آبادی مصطفیٰ کے دم قدم سے ملی ہے۔

تعجب تو یہ ہے کہ فردوس اعلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اقبال)

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش
لگائے خدا اور بجھائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فائدہ: حضور کی امت میں سب سے پہلے جنت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لیجائیں گے (مدارج النبوۃ)

رسول اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا سردار میں ہوں گا اور لواء الحمد اس روز میرے ہاتھ میں ہوگا اور سب نبی اس روز میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے (مسلم)

اس روز کوئی آپ کا مدمقابل نہ ہوگا سارے نبی آپ ہی
کی شفاعت کے محتاج ہوں گے اور آپ کی پناہ ڈھونڈیں گے
لیکن پناہ سرورِ کائنات بروزِ قیامت اسی امتی کو دیں گے شفاعت
اسی کی فرمائیں گے جو دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقصود و
وسیلہ شافع روزِ جزا۔ شفیع مجرماں ۔ مالکِ جنت مانتا ہو۔
اور اگر یہاں انکار کرکے ہمسری کا دعویٰ کرتا ہے اور وہاں
دیکھکر مان لیا تو یہ ماننا قابلِ اعتبار نہ ہوگا کیونکہ انسان جب
مرجاتا ہے اُس کے اوپر توبہ کا دروازہ بند ہوجاتا ہے۔
اسی لئے اعلیٰحضرت فرماتے ہیں ؎

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان لیا

عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
انا سیدُ ولدِ آدم یومَ
القیامۃ واوّلُ من ینشقُّ
عنہ القبرُ واوّلُ شافعٍ
واوّلُ مُشفَّعٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ قیامت کے دن آدم علیہ السلام
کی اولاد کا سردار میں ہوں گا اور سب
سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے
میں شفاعت کرونگا اور سب پہلے میری ہی

مسلم شریف جلد ثانی ص ٢٢٥ باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
علی جمیع الخلائق سطر ٦ - ٧ حدیث نمبر ١

گناہگاروں کو ہاتف نے نویدِ خوش امالی ہے
مبارک ہو شفاعت کیلئے احمد سا والی ہے
کلام رضا

یہ میرے آقا کی عظمت ہے۔ سب سے پہلے بروزِ قیامت
شفاعت فرمائیں گے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ آپ ہی کی شفاعت
کو شرفِ قبولیت بخشے گا۔ اس کے ملائکہ، انبیاء و مرسلین و مومنین
کو شفاعت کرنے کی اجازت مرحمت ہوجائیگی۔ اس وقت سب پہ
ظاہر اور واضح ہو جائیگا کہ سارے انسانوں کے سردار واقعی
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
ان کا ان کا تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کلام رضا

فقال اذا کان یوم القیٰمۃ
ماج الناسُ بعضھم الیٰ
بعضٍ فیاتون آدم علیہ
السلام فیقولون لہٗ
اشفع لذریتک فیقولُ
لستُ لھا ولکن بابراھیم
فانہٗ خلیلُ اللہ فیاتون

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ بروزِ قیامت لوگ آپس
میں جھگڑیں گے شفاعت کے بارے
میں تو سب کے سب حضرت آدم
کے حضور میں حاضر ہوں گے اور عرض
کریں گے اپنے اولاد کی شفاعت
کرائیے حضرت آدم فرمائیں گے

إبراهيم عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بموسى فإنه كليم الله فيؤتى موسى عليه السلام فيقول لست لها ولكن بعيسى فإنه روح الله وكلمته فيؤتى عيسى عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمد صلى الله عليه وسلم فأوتى فأقول أنا لها

میں اس کے لئے نہیں ہوں تم سب کے سب ابراہیم خلیل اللہ کے پاس چلے جاؤ۔ تو سب کے سب حضرت ابراہیم کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے میں اس کیلئے نہیں ہوں تم سب کے سب موسیٰ کلیم اللہ کے پاس جاؤ۔ تو سب کے سب حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضری دیں گے حضرت موسیٰ فرمائیں گے میں اسکے لئے نہیں ہوں تم سب کے سب حضرت عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں تو سب لوگ حضرت عیسیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیں گے حضرت عیسیٰ فرمائیں گے میں اس کے لئے نہیں ہوں۔ تم سب کے سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ تو سب کے سب حضرت سرور کائنات کی بارگاہ میں حاضری دیں گے تو سرکار فرمائیں گے واقعی میں اس کام کے لئے ہوں۔

مسلم شریف جلد اول صفحہ ۱۱۱ باب اثبات الشفاعۃ
حدیث ۔ ۱۸ سطر ۳-۴-۵

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو عقل دے خدا ان کی گلی سے جائے کیوں
کلام رضا

غور فرمائیے میدان محشر قائم ہے۔ نفسی نفسی کا عالم ہے امتی حیران و پریشان ہیں۔ آدم صفی اللہ نے انکار فرما دیا۔ ابراہیم خلیل اللہ نے جواب دے دیا۔ گویا سب نبیوں نے جواب دے دیا ہے ایسے عالم میں رسول کائنات فرما رہے ہیں۔ انا لہا انا لہا۔ میں اس کام کے لئے ہوں میں اس کام کے لئے ہوں۔

اعلیحضرت فرماتے ہیں ؎

سب نے صف محشر میں للکار دیا ہم کو
اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے
کلام رضا

اور بخاری شریف میں ہے کہ جب سب لوگ سرکار کی خدمت میں پہنچیں گے تو سرکار اپنی امت کی شفاعت کیلئے عرش معلیٰ کے نیچے سجدہ ریز ہو جائیں گے تو خدا اپنے کرم سے فرمائیگا۔

يا محمد ارفع رأسك سل تعطه اشفع تشفع فأرفع رأسي فأقول أمتي يا رب أمتي يا رب۔

(بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ۱۱۱۹ حدیث)

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ سے سر اٹھائیے مانگئے دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے قبول کیجائیگی تو سرکار اپنے سر کو اٹھائیں گے اور عرض کریں گے۔ اے خدا! میری امت کو بخش دے۔ اے خدا! میری امت کو بخش دے۔

گرتے ہوؤں کو مژدہ سجدہ میں گرے مولیٰ
روروکے شفاعت کی تمہید اٹھائی ہے
کلام رضا

اللہ اکبر! قیامت میں سب کو اپنی فکر ہے اور مصطفیٰ جانِ رحمت کو امت کی فکر ہے چنانچہ علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ قیامت میں سب نبی خدا کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے خدا پہلے مجھے میرے عمل کا بدلہ دے اور امتی کو بعد میں دے لیکن سردار دوجہاں شفیع المذنبین خدا کے حضور عرض کریں گے۔ اے خدا امتی امتی! یعنی میری امت کو پہلے بہتر جزا عطا فرما۔ کیونکہ میری مسرت وشادمانی امت کی کامرانی ہے۔

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجیے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کلام رضا

اس شفاعت کبریٰ کے بعد میزان قائم ہوگا۔ اعمالنامے کھولے جائیں گے۔ پل صراط قائم کیا جائے گا اور شفیع المذنبین سرور دوجہاں ملائکہ ومرسلین مومنین کے لئے شفاعت کی اجازت طلب فرمائیں گے اور عام شفاعت شروع ہوجائے گی۔ لوگوں کا حساب شروع ہوجائے گا چنانچہ سب سے پہلے انکی شفاعت فرمائیں گے جن کا حساب نہ ہوگا اور ایسے لوگوں کی

بھی شفاعت فرمائیں گے جن کا حساب ہوگا اور عذاب دینے کا فیصلہ ہوچکا ہوگا حتیٰ کہ بعض دوزخ میں داخل کردیئے گئے ہوں گے۔ آپ کی شفاعت سے وہ نکالے جائیں گے اور جو شفاعت کی اہلیت نہیں رکھتے ان کی شفاعت نہیں فرمائیں گے۔

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے
گر ان کی رسائی ہے تو جب تو بن آئی ہے (کلام رضا)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکلّ نبی دعوۃٌ مستجابۃٌ فتعجّل کلّ نبیّ دعوتہٗ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃً لامتی یوم القیٰمۃ ط (مسلم شریف)	حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کو ایک دعا مستجاب کرنے کا حق دیا گیا ہے انہوں نے وہ حق ادا کرلیا لیکن میں نے اپنا یہ حق محفوظ کر رکھا تھا کہ قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔

جلد اول ص ١١٣ باب دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامتہ سطر ٢ نہ مطبع علیمی

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

انبیاء کرام کی جملہ دعا مستجاب ہیں لیکن دعائیں بھی کوئی اخص دعا ہوتی ہے اور یہاں یہی دعائے خاص مراد ہے تو انبیاء کرام نے دنیا ہی میں اس دعا کا حق ادا کر لیا۔ لیکن سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اس کو محفوظ کر رکھا کہ بروز قیامت میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔

عن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني آتٍ من عند ربي فخيّرني بين أن يُدخل نصف أمتي الجنة وبين الشفاعة فاخترت الشفاعة وهي لمن مات لا يشرك بالله شيئاً

رواہ الترمذی و ابن ماجہ مشکوۃ شریف صفحہ۴۹۴ جلد ثانی حدیث سطر ۴۔۵۔۶ باب الحوض و الشفاعۃ۔ فصل ثانی

عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنیوالا آیا ہے اس نے مجھ کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ ان دو باتوں سے ایک پسند کرلیں یا تو آپ کی نصف امت جنت میں داخل کردی جائے یا شفاعت اختیار کریں۔ میں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس شخص کیلئے ہے کہ اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔

ادھر امت کی حسرت پر ادھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہوگا گردش چشم شفاعت پر
کلام رضاؔ

سرور کائنات نے شفاعت کو اس لئے پسند فرمایا کہ جملہ مومنین مومنات شامل ہو جائیں اور کوئی فرد اس سے باہر ہو اور اگر نصف امت کو پسند فرماتے تو جملہ مومنین مومنات داخل نہ ہو پاتے اور یہ شفاعت اسی کو نصیب ہوگی کہ جس کی موت ایمان پر ہوئی ہو کیونکہ وسیلہ مومن کیلئے ہے کافر کے لئے نہیں ہے۔ خدا نے اپنے حبیب کو یہ اختیار دیا کہ اسے پسند کرلو کہ تمہاری نصف امت کو جنت میں داخل کردوں یا شفاعت کو۔ تو سرکار نے ایسے وقت میں بھی امت کو فراموش نہ فرمایا اور شفاعت کو پسند فرمایا۔ تاکہ تمام امت داخل جنت ہو جائے۔

مژدہ باد اے عاصیو شافع شہ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو ذات خدا غفار ہے

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يُصَفُّ أهل النار فيمر بهم الرجل من أهل الجنة فيقول الرجل منهم يا فلان أما تعرفني أنا الذي سقيتك شربة وقال بعضهم أنا الذي وهبت

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخی صف باندھے ہوئے کھڑے ہوں گے ایک جنتی ان کے پاس سے گذرے گا۔ دوزخی کہے گا اے فلاں شخص تو مجھ کو پہچانتا نہیں ہے میں نے تجھکو ایک بار پانی

لَكَ وَضُوءً فَيَشْفَعُ لَهٗ
فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔
مشکوٰۃ شریف جلد ثانی صـ۴۹۴
حدیث ۱۳۔ سطر ۱۷۔۱۸
باب الحوض والشفاعۃ

پلایا تھا۔ دوسرا کہے گا میں نے
تجھکو وضو کیلئے ایک بار پانی دیا تھا
وہ اسکی شفارش کرے گا اور اس
کو جنت میں داخل کرے
گا۔

۔ حدیث مذکورہ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ بروز قیامت شفاعت عام ہوجائے گی لیکن سب سے پہلے سرکار شفاعت فرمائیں گے اور سرکار انبیا و مومنین کے لئے اجازت طلب فرمائیں گے تب سب کے سب شفاعت کرنے لگیں گے جیسا کہ پہلے میں نے بیان کیا اور اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فاسقوں اور گنا ہگاروں نے اگر دنیا میں بزرگان دین کی خدمت کی ہے آخرت میں اس کا اجر ملے گا کہ ان کی شفاعت سے یہ بھی بہشت میں داخل کر دیے جائیں گے تو جب اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفارش سے جہنمی جنت میں داخل کر دیا جائے گا تو پھر ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا کہنا ہے ۔ ان کے علو مرتبت کو کون سمجھ سکتا ہے۔

حضرت عمران بن حصین کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری شفارش سے کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا اسی لئے تو بندہ حقیر کو نہ اپنی

نماز پہ ناز ہے نہ صدقات و خیرات پہ بلکہ ناز ہے تو کالی کملی والے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ ناز ہے۔

دل عبث خوف سے پتہ سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا

خوار و بیمار خطاوار گنہ گار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

معجزہ شق القمر

صاحب رجعت شمس وشق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

کلام رضاؔ

عَنْ ابْنِ مسعود قال انشقَّ القمرُ علی عہد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرقتین فرقۃ فوقِ الجبل وفرقۃٌ دُونَہٗ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اشْہَدُوْا

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر ایک ٹکڑا پہاڑ کے نیچے نظر آرہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گواہ ہو جاؤ۔

(بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ۷۲۱ باب انشق القمر حدیث ۳ سطر ۲۱-۲۲)

اسی لئے تو اعلیٰحضرت فرماتے ہیں :—

جس نے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے
نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن انس انہ حدثہم ان اہل مکۃ سألوا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان یریہم اٰیۃً فاراہم انشقاق القمر

بخاری شریف جلد اول ص ۵۱۳ باب سوال المشرکین صفحہ ۵۱۳ حدیث ۲ سطر ۲۴-۲۵

حضرت انس سے روایت ہے کہ کفار مکہ نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ اپنی نبوت کی صداقت پر کوئی نشانی دکھائیے۔ تو اس وقت آپ نے ان لوگوں کو معجزہ شق القمر دکھایا۔ یعنی چاند کو دو ٹکڑے فرما دیا

اسی لئے تو اعلیٰحضرت فرماتے ہیں ـ

صاحب رجعت شمس وشق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

حضور خاتم المرسلین کے معجزوں میں سے شق القمر کا معجزہ بہت عظیم الشان اور فیصلہ کن معجزہ ہے مگر اسی واضح ترین معجزہ کو بھی دیکھ کر کفار مکہ ایمان نہیں لائے بلکہ ظالموں نے یہ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت بڑا جادوگر ہے جس کے جادو کا زور صرف زمین پر نہیں آسمانوں پر بھی چلا کرتا ہے اس قسم کے جادو کی چیزیں چلا ہی کرتی ہیں۔ تو جب دیکھ کر کفار مکہ نے نہیں مانا اور انکار کر دیا تو اگر آج ان کے شاگردوں کو سن کے سمجھ میں نہ آئے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ۔ نہ سمجھنا

یہ ان کو وراثت میں ملی ہے۔

روایت ہے کہ کفار مکہ نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تم لوگوں پر جادو کر دیا ہے اور جادو کے زور پر اپنے اسلام کو منوانا چاہتا ہے۔ اسلئے باہر سے آنیوالے مسافروں سے اس کے متعلق پوچھنا چاہیئے کہ وہ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیونکہ اس کا جادو تمام انسانوں پر چل نہیں سکتا۔ چنانچہ جب باہر سے آنے والے مسافروں سے پوچھا گیا تو اس نے کہا ہم نے بھی معجزۂ "شق القمر" دیکھا ہے۔
(بخاری شریف صفحہ ۱۲ جلد اول حاشیہ ۱۰)

ان احادیث کے علاوہ اس واضح ترین معجزہ کا ذکر قرآن قرآن مجید میں بھی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور یہ کفار اگر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو تو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔

اس آیت مقدسہ کا واضح اور صریح مطلب یہی ہے کہ علامات قیامت میں سے چاند کا بھی دو ٹکڑے ہونا ہے اور یہ معجزہ شق القمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہو گیا معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمرانی کا سکہ زمین ہی تک محدود نہیں بلکہ آسمانوں پر چلا کرتا ہے چنانچہ آپ نے اشارہ

فرما دیا تو بادل چھٹ گیا اور بارش بند ہو گئی۔ اشارہ فرما دیا تو ڈوبا سورج پلٹ آیا اور دھوپ نکل آئی۔ اور علی نے نماز عصر ادا فرمائی۔ حکم فرما دیا تو غروب ہونے والا سورج اپنی جگہ ٹھہر گیا اور ایک گھڑی دن کو بڑھا دیا۔ یہاں تک کہ وہ قافلہ آ پہنچا جس کی نشاندہی حضور نے بوقت واقعہ معراج فرمائی تھی کہ میں نے تمہارے اس قافلہ کو بیت المقدس کے راستہ میں دیکھا ہے۔

چاندنی رات ہے۔ ستارے چھٹکے ہوئے ہیں کفار مکہ نے عرض کیا چاند کو دو ٹکڑے کر دیجیے تو میں ایمان لے آؤں گا۔ سرکار نے اشارہ فرما دیا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اسی لئے تو اعلیٰحضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں۔

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اسکی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

ثابت ہوا کہ شہنشاہ دو جہاں سرور کون و مکاں مالک انس و جاں کی حکمرانی کا سکہ زمین و آسمان کے ذرے ذرے پر ہے اب اس کا انکار نہیں کرے گا مگر وہی جو ملحد اور بے دین ہو گا۔

دشمن احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروت کیجیے
کلام رضا

جسمِ اقدس

عن انس قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَلَا دِيبَاجًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وسلم وَلَا شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ اَوْ عَرْفِ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیبا و حریر یعنی ریشمی کپڑوں کو بھی آپ کے بدن سے زیادہ نرم و نازک نہیں دیکھا اور آپ کے جسم مبارک کی خوشبو سے زیادہ اچھی خوشبو نہیں سونگھی۔

بخاری شریف جلد اول صد ۵۰۳ پ ۱۴ سطر ۹-۱۰ - حدیث ۱۹

قال سُئِلَ البراءُ کان وجہُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل السیف قال لا بَل مِثْلَ القمر۔

حضرت براء سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی مانند تھا۔ آپ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا بلکہ چاند کے جیسا تھا۔

بخاری شریف جلد اول صد ۵۰۲ باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پ ۱۴ حدیث ۱۰ سطر ۱۵-۱۶

تلوار سے تشبیہ اسلئے نہیں دی گئی کہ اسمیں طویل ہونے کا شبہہ تھا اور حضور کا چہرہ گول ہے نیز تلوار میں سفیدی ہوتی ہے۔ نورانیت نہیں۔ اسلئے چاند سے تشبیہ دی گئی کہ چاند میں برق و لمعان بھی ہے اور ملاحت بھی جو حسن کی ایک صفت ہے چنانچہ حضور خود ارشاد فرماتے ہیں۔

اَنَا اَمْلَحُ وَاَخِي يُوْسُفُ اَصْبَحُ   مدارج النبوہ جلد اول صد

یعنی میں ملیح ہوں اور میرے بھائی یوسف گورے ہیں سفید ہیں اور چاند سے جو تشبیہہ دی گئی ہے وہ تشبیہہ تقریبی ہے ورنہ ایک چاند کیا ہزاروں چاند میں بھی حضور کے جیسا نور نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے تو اعلیحضرت فرماتے ہیں ؎

ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا کہ سرکار کے چہرہ میں آفتاب کی شعاعیں تیر رہی ہیں۔
(مدارج النبوہ صد ۵)

اسی لئے تو اعلیحضرت فرماتے ہیں ؎

اللہ رے ترے جسم منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جان تجلی کہوں تجھے

عن ابی اسحٰق قال سمعت البراءَ یقول کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احسن الناس وجھًا واحسنھم خلقًا لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر

حضرت اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور خلق کے پیکر تھے نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے (میانہ قد)۔

بخاری شریف جلد اول صہ ۵۰۲
(باب صفت النبی صلے اللہ علیہ وسلم سطر ۱۱ ۔ حدیث ۸ پ ۱۴)

دیگر صحابہ کرام سے کئی طرح کی حدیثیں مروی ہیں جس کا ماحصل یہ ہے کہ آپ کا رنگ اجلا تھا۔ آنکھوں کے بال لمبے تھے۔ ناک لمبی اور منور تھی جسم پر بال بہت کم تھے۔ سینہ طیبہ سے لیکر ناف تک بالوں کی ہلکی سی دھاری تھی۔ میانہ قد تھا لیکن آپ کا یہ معجزہ تھا کہ لمبے قد والا آدمی بھی آپ کے برابر چلتا تو اونچے آپ ہی معلوم ہوتے۔ چہرہ پر نور بالکل گول تھا۔ دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتی تھیں۔ اور تبسم فرماتے تو سامنے کے درو دیوار منور ہو جاتے تھے۔ اسی لئے اعلیٰحضرت فرماتے ہیں ؎

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ لَہٗ شَعْرٌ یبلغ شحمۃ اُذُنَیْہِ فی حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْہُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کانوں کی لو تک بال رکھنے والے کسی شخص کو سرخ لکیروں والی چادر میں رسول اللہ جیسا خوبصورت نہیں دیکھا۔

بخاری شریف جلد اول
صہ ۵۰۲ باب صفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پ ۱۴ حدیث ۱۰ ۔ سطر ۱۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات ایسے ہیں کہ جس میں کسب کو قطعاً دخل نہیں ہے بلکہ وہ آپ پر محض الٰہی طور پائے جاتے ہیں۔ ذات مقدسہ میں تمام کمالات و محاسن اس طرح جمع ہو گئے ہیں کہ کوئی کمال اس احاطہ سے باہر نہیں ہے۔ دست قدرت کو بھی ایسے شان والے محبوب پر ناز ہے کہ اگر ہماری شان دیکھنا ہو تو ہماری شان والے ورنہ یکتا کو دیکھو۔ خداوند قدوس کا کمال جمال مصطفےٰ میں نظر آئے گا۔ اسی لئے اعلیٰحضرت فرماتے ہیں ؎

محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا سایہ نہ سورج کی دھوپ میں نہ چاند کی چاندنی میں زمین پر پڑتا تھا۔ اسلئے کہ آپ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا چنانچہ

حضرت عبداللہ بن مبارک اور ابن الجوزی نے بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا۔
(زرقانی)

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا (کلام رضا)

عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض کانما صیغ من فضۃ رجل الشعر
شمائل ترمذی صث سطر ۱ حدیث ۱۱
باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر حسین و خوبصورت تھے گویا چاندی سے آپ کا بدن مبارک ڈھالا گیا ہے۔ آپ کے بال قدرے گھونگریالے تھے۔

حدیث پاک میں حضور کو چاندی سے تشبیہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر خوبصورت تھے کہ چمک اور حسن غالب تھا۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ کو اچانک دیکھ لیتا وہ ڈر جاتا اور جو آپ سے ملتا جلتا وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا اور آپ کے اوصاف بیان کرنے والا یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ جیسا نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں:۔

فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْھَہٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ مشکوۃ شریف
جلد اول صث ۱۶۸ باب فضل الصدقہ

یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ زیبا کو دیکھ کر فرمایا کہ میں نے پہچان لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔
اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے کیا خوب فرمایا ؎

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام (کلام رضا)

عن جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان وعلیہ حلۃ حمراء فجعلت انظر الیہ و الی القمر فلھو عندی احسن من القمر
شمائل ترمذی صث ۱ باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۹۔ سطر ۲-۳-۴

حضرت جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا سرکار اس وقت سرخ جوڑا زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا کبھی آپ کو بالآخر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے کہیں زیادہ حسین و منور ہیں۔

بلاشبہ سرورِ کائنات نور علیٰ نور ہیں۔ چاند کو روشنی ملی ہے تو یہ بھی صدقہ ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا، ورنہ کہاں چاند! کہاں میرے آقا۔ اگتا ہے تو ڈوبتا بھی ہے طلوع ہوتا ہے تو گہن آلود بھی ہوتا ہے اور پھر قسمت سے پوری آب و تاب کے ساتھ ایک بار ہی چمکتا ہے لیکن میرا آقا ایسا نور ہے جو کبھی مدھم نہیں ہو سکتا۔ قرآن خود فرماتا ہے سِرَاجًا مُّنِیْرًا یعنی روشن چراغ بنا کر بھیجا اور ساری کائنات خواہ عالم امر ہو یا عالم خلق ہو اسی ایک نور سے منور ہے۔

اسی لئے تو اعلیٰحضرت فرماتے ہیں:۔

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کیلئے آیا ہے سورہ نور کا

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ۔ بخاری شریف۔ جلد اول ص۵۰۲ باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ حدیث نمبر ۱۶ سطر ۱۷	یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ انور اس طرح چمک اٹھتا تھا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم لوگ اسی کیفیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسرت کو پہچان لیتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسرت کا کیا پوچھنا۔ اسی مسرت میں کائنات کی مسرت ہے بلکہ مصطفےٰ کی رضا میں خدا کی رضا ہے۔ اس شان کا نبی نہ آسمان کے اوپر ملے گا نہ آسمان کے نیچے ملے گا۔ میرے آقا بے مثل و بے مثال ہیں۔ خود فرماتے ہیں اَیُّکُمْ مِثْلِیْ یعنی تم میں مجھ جیسا کون ہے۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ یعنی میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں تو جب بلبل سدرہ مصطفےٰ کیطرح نہیں ہو سکتے تو آج کل کے بے طرح مصطفےٰ کی طرح کیسے ہو گئے۔

ترا قد تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دوں
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن سرو چماں نہیں

انگشت مبارک

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ
(اعلیٰ حضرت)

عن جابر قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضأ منہا ثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ بہ ونشرب الا ما فی رکوتک فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور من بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا وتوضأنا قیل لجابر کم کنتم قال لو کنا مائۃ

حضرت جابر سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوئے اور حضور کے سامنے ایک برتن تھا۔ آپ نے وضو کیا لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا نہ ہمارے پاس وضو کے لیے پانی ہے اور نہ پینے کیلئے پانی ہے۔ مگر یہی پانی جو آپ کے برتن میں ہے۔ آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں رکھا تو پانی چشموں کی طرح جوش مارنے لگا۔ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے۔ حضرت جابر نے کہا ہم لوگوں نے پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا آپ

الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ۔
متفق علیہ

اس دن کتنے تھے۔ حضرت جابر نے کہا اگر ہم لوگ ایک لاکھ ہوتے تو کافی ہوتا مگر ہم لوگ اس دن پندرہ سو تھے۔

مشکوٰۃ شریف جلد ثانی ص ۵۳۲ باب فی المعجزات حدیث ۱۳ سطر ۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳

یقیناً حضرت موسیٰ کا یہ بڑا معجزہ ہے کہ آپ نے اپنا عصا پتھر پر مار دیا تو اس پتھر میں بارہ چشمے جاری ہو گئے اور بنی اسرائیل اس سے سیراب ہونے لگے اور پورے چالیس برس تک یہ سلسلہ جاری رہا لیکن چشم بصیرت سے دیکھا جائے تو فخر دو عالم کا یہ معجزہ زیادہ تعجب خیز معجزہ ہے کہ انگشت مبارک سے چشمہ جاری فرما دیا کیونکہ پتھروں سے پانی نکل جانا عام مشاہدہ ہے لیکن انگلیوں سے چشمے کا جاری ہو جانا یہ حیرت و استعجاب کی بات ہے۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

فائدہ:۔

سرورِ کائنات کی انگشت مبارک سے جو پانی جاری ہوا ہے وہ پانی تمام پانیوں سے افضل ہے اور بعض نے کہا کہ آبِ زمزم سے بھی افضل ہے کیونکہ زمزم کو حضرت اسماعیل کے قدم پاک سے نسبت ہے اور اس پانی کو سید الانبیاء کے انگشت پاک سے۔

عن انس بن مالك أنّهٗ قالَ رَأيت رسول الله صلے الله عليه وسلم وحانت صلوٰة العصر فالتمس الناسُ الوضوءَ فلم يجدوا فاتى رسول الله عليه وسلم بوضوءٍ فوضع رسولُ الله صلے الله عليه وسلم فى ذٰلكَ الاناء يده وامر الناس ان يتوضؤا منه قال فرأيت الماء ينبع من تحت اصابعه حتى توضؤا من عند آخرهم۔

بخاری شریف جلد اول ۲۹
باب التماس الوضوء اذا حانت الصلوٰة

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ نماز عصر کا وقت آگیا اور لوگوں نے پانی وضو کیلئے ڈھونڈا مگر نہیں پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کیلئے پانی لایا گیا پس آپ نے اس برتن میں ہاتھ رکھدیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ حضرت انس کہتے ہیں میں نے پانی کو دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا ہے یہاں تک کہ لوگوں نے وضو کرلیا۔

حدیث ۲ سطر ۵-۶-۷ (رشیدیہ)

اسی لئے تو سرکار اعلیحضرت نے فرمایا۔

لور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

اس طرح کی بے شمار حدیثیں ہیں کہ سرکار نے جب اپنا دست

شفقت پانی کے برتن میں ڈال دیا ہے تو رحمت کے چشمے جاری ہو گئے ہیں۔

اور صحابۂ کرام نے اپنی تمام ضرورتوں کو پورا فرمایا ہے جن کو وضو کی حاجت تھی۔ وضو کیا۔ جن کو غسل کی ضرورت تھی۔ غسل کیا اور پانی سے اپنے اپنے مٹکے پر بھی فرما لئے۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور کے سامنے پتھر کا ایک مخضب لایا گیا جسمیں پانی تھا اور اسمیں یہ گنجائش نہیں تھی کہ آپ ہتھیلی پھیلا سکیں لیکن سرکار نے کرم فرما دیا ہے تو تمام لوگوں نے اسی تھوڑے پانی سے وضو کرلیا۔ حضرت حمید کہتے ہیں کہ ہم نے انس سے پوچھا تم لوگ اس وقت کتنے تھے۔ جواب دیا اسی ۸۰ بلکہ اسی ۸۰ سے کچھ زیادہ۔

اور دوسری جگہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ تبوک کے موقع سے جب مسلمان تشنہ لب ہوئے تو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اونٹ اور چوپائے سب کے سب پیاسے ہیں تو سرکار نے اپنا دست کرم پانی کے برتن میں رکھ دیا تو اس طرح پانی کا چشمہ جاری ہو گیا کہ جانور اور انسان سب کے سب سیراب ہو گئے۔

مدارج النبوۃ جلد اول ۲۸

اعلیحضرت فرماتے ہیں۔

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہے جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنہ سیراب ہوا کرتے ہیں

مصطفےٰ جانِ رحمت کی انگشت پاک کا یہ اعجاز ہے کہ برتن میں ڈالدی ہے تو ہزاروں انسان کیلئے وہ پانی کافی ہوگیا ہے اور اس طرح کا معجزہ متعدد بار مختلف مقام پر ہوا ہے۔

یہی وہ انگشت پاک ہے کہ اگر اشارہ فرمادیا ہے تو پتھر سطح سمندر کو عبور کر کے حضور کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوگیا اور بعد اجازت اپنی جگہ چلا گیا۔

فتح مکہ کے سال جب آپ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے بتوں کی جانب اشارہ فرمادیا اور فرمایا۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

تو جتنے بت تھے سب اوندھے منھ کے بل گرتے چلے گئے۔

مدارج النبوۃ ص ۲۲۸

تری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا
(کلام رضا)

حضرت حلیمہ کا بیان ہے کہ آپ کا گہوارہ یعنی جھولا فرشتوں کے ہلانے سے ہلتا تھا اور آپ چاند کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ فرماتے تھے تو چاند آپ کے اشاروں

پر حرکت کرتا تھا۔

اسی لیے اعلیحضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اسی طرح بے شمار معجزات انگشت مبارک کے ملتے ہیں کہ اگر انھیں بیان کیا جائے تو ایک دفتر درکار ہے لیکن اسی پر یہاں اکتفا کیا جاتا ہے تاکہ کتاب طویل نہ ہوجائے اور عقلمندوں کیلئے اتنے ہی واقعات کافی ہیں جو بیان کئے گئے ہیں۔

خوشبوئے اطہر

أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النِّطَعِ فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ أَوْصَى إِلَيَّ أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ۔

بخاری شریف جلد ثانی ص ۹۲۹
حدیث نمبر ۱

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ایک چمڑے کا بستر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بچھا دیتی تھی اور سرکار اس پر دوپہر کو قیلولہ فرماتے تھے تو آپ جب سو جاتے تو آپ کے جسم اطہر کے پسینہ کو ایک شیشی میں جمع فرما لیتی تھیں۔ پھر اسی کو اپنی خوشبو میں ملا لیا کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بوقت وفات وصیت فرمائی کہ میری وفات کے بعد وہی خوشبو میرے بدن اور کفن میں لگائی جائے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا ہے۔

باب زاد فتومنا
سطر ۱۹ ۲۰-۲۱ پ ۲۶

مخزن دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کی نظافت اور پسینے کی خوشبو ایسی تھی کہ مشک و عنبر دنیا کی کسی خوشبو میں ایسی خوشبو نہیں تھی۔ آپ کے رخ انور پہ پسینوں کے قطرات موتیوں کی طرح ڈھلکتے تھے جس کی خوشبو کے سامنے دنیا کی ساری خوشبو بیکار نظر آتی ہے۔

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول
(کلام رضا)

اس طرح کی ایک روایت مسلم شریف کے اندر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اور ملتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں قیلولہ فرما رہے تھے سرکار کے جسم پاک سے پسینہ نکلا تو حضرت ام سلیم ایک شیشی لیکر آئیں۔

فجعلت تسلت العرق فيها فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا ام سليم ما هذا الذي تصنعين قالت هذا عرقك نجعله في طيبنا وهو من اطيب الطيب۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کو اس شیشی میں میں جمع کرنے لگیں۔ اتنے میں سرور کائنات بیدار ہو گئے فرمایا اے ام سلیم تو یہ کیا کر رہی ہے عرض کی یا رسول اللہ! یہ آپ کا پسینہ اسکو ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے اور یہ ساری خوشبوؤں سے عمدہ خوشبو ہے۔

مسلم شریف جلد ثانی
صفحہ ۲۵۶ باب طیب عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر ۱ سطر ۵-۶

اور حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں :-

لَا شَمِمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یعنی میں نے کبھی کوئی مشک یا کوئی عطر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔

(شمائل ترمذی صفحہ ۲۶ باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳ سطر ۱)

اسی لئے اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

ع
واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق یا جسد پاک کا اس درجہ معطر ہونا کسی عارضی خوشبو لگانے کی وجہ سے نہ تھا بلکہ پیدائشی اور فطری تھا یہی وجہ ہے کہ بعد وفات بھی آپ کے جسد اقدس سے خوشبو آ رہی تھی کہ اس جیسی خوشبو مشک، عنبر، کستوری، جوہی، چنبیلی، بیلا، سنبل، نسترن کسی میں بھی ایسی خوشبو نہ تھی۔

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کیا

ہی نفیس انداز میں فرماتے ہیں۔

یہ سمن یہ سوسن و یاسمن یہ بنفشہ سنبل و نسترن
گل و سرو لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے

قَالَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ فَاِذَا هِيَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ حدیث ۱۲ سطر ۹ البخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۰۲

حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ سرکار کا ہاتھ لیکر میں نے اپنے رخسار پر رکھ لیا تو میں نے محسوس کیا آپ کا دست مکرم برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور مشک سے زیادہ خوشبو تھی۔

اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

روایت ہے کہ اگر کوئی شخص خوشبو لگائے یا نہ لگائے لیکن نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کر لیتا تو سارا دن اپنے ہاتھوں میں خوشبو محسوس کرتا اور جب کسی بچے کے سر پر دست رحمت ڈال دیتے تو وہ بچہ اپنی خوشبو کیوجہ سے تمام بچوں میں پہچان لیا جاتا تھا۔

مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ ۳۰

اور جس گلی سے آپ گزر فرماتے وہ گلی خوشبو سے معطر ہو جاتی جس کی وجہ کر آپ کے تلاش کرنے والے کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی تھی۔ خوشبو کی وجہ کر پتہ لگ جاتا تھا کہ آپ کا گذر اسی راستے سے ہوا ہے کیا ہی خوب فرمایا اعلیحضرت عظیم البرکت نے۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل دیے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

ہر انسان کے جسم سے پسینہ نکلتا ہے لیکن ہمارا اور آپ کا بدبودار اور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہوتا تھا۔

چنانچہ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

مردے می خواست کہ دختر خود را بخانہ شوہر فرستد طیب نداشت پیش آنحضرت آمد۔ تا چیزے عطا کند چیزے حاضر نہ بود پس شیشہ طلبید و طیب انداخت در وے پس پاک کرد از جسد شریف خود چیزے از عرق در شیشہ انداخت

ایک نادار صحابی نے بارگاہ رسالت میں آکر عرض کیا۔ یارسول اللہ میری بیٹی کی شادی ہونے والی ہے مگر خوشبو کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ سرورِ کائنات نے ایک شیشی طلب فرمایا اور اپنے جسم پاک کا پسینہ پونچھ کر اس شیشی میں ڈالدیا اور فرمایا۔ تمہاری بیٹی بجائے عطر کے اس خوشبو

وگفت بیندا از دریں شیشہ طلب دلفرما اور اکہ تطیب کند باین پس بود آن زن چوں تطیب میکرد بداں می بوئید اہل مدینہ آن را و نام کردند خانہ ایشاں را "بیت المطیبین"

کو استعمال کرے۔ چنانچہ یہ عورت اس پسینے کو بطور عطر استعمال کرتی تو اس کی خوشبو سے اہل مدینہ معطر ہو جاتے تھے اور اس گھر والے کا نام "بیت المطیبین" رکھدیا۔ یعنی خوشبو والوں کا گھر۔

مدارج النبوۃ جلد اول ص ۲۹ سطر ۱۹-۲۰-۲۱

اللہ اکبر! یہ نورِ مجسم کے پسینے کی بات ہے کہ صحابہ کرام تقریبات کے موقع سے اسے استعمال فرماتے تھے جس کی خوشبو سے صرف اہل مجلس یا اہل بیت ہی نہیں بلکہ پورے شہر والے معطر ہو جاتے تھے

فائدہ

گل سفید سرکار کے عرق سے ہے اور گل سرخ جبرئیل کے عرق سے۔ اور گل زرد براق کے عرق سے۔

اور ایک روایت میں اس طرح بھی آیا ہے کہ سرکار نے فرمایا جب میں معراج سے لوٹا تو میرے عرق کا ایک قطرہ زمین پر گر گیا صبح ہوتے زمین مسکرا اٹھی اور اسی عرق سے گل سرخ

پیدا ہوا جو میری خوشبو سونگھنا چاہتا ہے چاہیئے اسے کہ وہ سرخ پھول سونگھے۔

(مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ ۳۰)

ان ہی کی بو مایۂ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں سے رنگت گلاب میں ہے
(کلام رضا)

حضرات! یہ سرور کائنات کے جسم اقدس سے نکلے ہوئے پسینے کی بات ہے کہ وہ مشک سے زیادہ خوشبودار تھے مگر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تو یہاں تک فرماتی ہیں۔

فاذا مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدا
ان لا یَشُمَّ مدی الزمان غوالیا

یعنی جس نے روضۂ انور کی خاک پاک سونگھنے کا شرف حاصل کیا ہو اگر وہ عمر بھر کوئی خوشبو نہ سونگھے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

سبحان اللہ! یہ ہے اعجاز حبیب کہ اگر خاک کو نسبت ہوگئی ہے تو خاک کی تقدیر بدل گئی ہے کہ وہ بھی خوشبودار نظر آرہی ہے۔

اے مدعیو خاک تم خاک نہ سمجھے!
اس خاک میں مدفون شہ بطحا ہے ہمارا!
ہے خاک سے تعمیر مزار شہ کونین
معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا (کلام رضا)

نور مجسم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس ڈھیلے سے استنجا فرماتے تھے اس سے بھی خوشبو آتی تھی۔

(مدارج النبوۃ)

اسی پر بس نہیں بلکہ سرکار کے پیشاب مبارک سے خوشبو آتی تھی جیسی خوشبو مشک میں بھی نہیں ہے۔
چنانچہ حضرت شیخ علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

و در بعضے روایت آمدہ است کہ مردے بول آنحضرت را خوردہ بود پس بوئی خوش میدمید ازوی و اولادوی تا چند پشت
مدارج النبوہ جلد اول ص ۳۱
باب اول دربیان حسن خلقت
سطر ۱۲ - ۱۴

اور بعض روایت میں آیا ہے کہ ایک صحابی نے رسول مکرم کے پیشاب کو پی لیا تو اس کے بدن سے اچھی خوشبو آتی تھی اور اسکی نسل سے جو بچہ پیدا ہوا یہاں تک کہ اس خوشبو کا سلسلہ چند پشت تک جاری رہا۔

⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘

حضرات! تعصب کی نگاہ سے ہٹ کر اس حدیث پاک کا مطالعہ کیا جائے اور غور کیا جائے تو یقیناً اس میں بھی اعجاز حبیب نظر آئے گا کہ سرور کائنات کا پسینہ تو خوشبودار ہے ہی لیکن پیشاب کا رتبہ بھی اتنا بلند و بالا ہے کہ ہم و شما سمجھنے سے قاصر ہیں اگر کسی نے پی لیا تو خوشبودار ہوگیا اور جو بچہ اس سے

پیدا ہوا وہ بھی خوشبو دار اور پھر اس خوشبو کا سلسلہ کئی نسل تک چلتا رہا گویا خاندان در خاندان خوشبو دار۔ ہم اس مقام پر اسلام کے اس ٹھیکیدار کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں جو کاندھا ملا کر مصطفےٰ جان رحمت سے ہمسری کا دم بھرتا ہے (نعوذ باللہ) —— کہ حدیث مذکورہ کا نظر عمیق سے مطالعہ کیا جائے اور عدل و انصاف کی گردن پر چھری نہ چلایا جائے کہ جب کوئی مصطفےٰ جان رحمت کے پسینے و بول مبارک کیطرح نہیں ہو سکتا تو آپ مصطفےٰ جان رحمت کیطرح کیسے ہو گئے؟ ع

ترا قد تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں

(کلام رضا)

پائے اقدس

نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس کا رتبہ کتنا بلند و بالا ہے انسان کے وہم و گمان سے بھی باہر ہے جب نبی کے قدم تک جبرئیل کی رسائی نہیں ہو سکتی جہاں جبرئیل کی طاقت ملکوتیت دم توڑ دیتی ہے۔ وہاں سے میرے نبی کے قدم کا امتیاز شروع ہوتا ہے مصطفےٰ کے قدم پاک کا رتبہ قرآن

سے پوچھو۔ قرآن فرماتا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۝ مجھے اس شہر کی قسم اے محبوب کہ تم اس شہر میں تشریف لائے۔

پ ۳۰ سورہ بلد آیت ۲۱ رکوع ۱۵

اسی لئے اعلیحضرت فرماتے ہیں۔

کھائی قرآں نے خاک گذر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

غور فرمائیے! کہ مقام ابراہیم بھی ہے۔ صفا و مروہ اور مقام منیٰ بھی ہے۔ چاہ زمزم عرفات و مزدلفہ بھی ہے لیکن خدا نے شہر مکہ کی قسم ان سب چیزوں کی وجہ کر نہیں فرمائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کو ایسی عظمت سرور کائنات کے قدم ناز کی برکت سے حاصل ہوئی ہے۔ گویا جس کو حضور سے نسبت ہو جائے وہ عظمت والا ہے۔

قبل ہجرت مکہ معظمہ افضل اور بعد ہجرت مدینہ منورہ افضل۔ اعلیحضرت فرماتے ہیں۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

اسی لئے آپ کا زمانہ تمام زمانوں میں افضل، آپ کی ولادت پاک کا دن تمام دنوں میں افضل، آپ کے

اہل بیت تمام اہلبیت سے افضل، آپ کے اصحاب تمام پیغمبروں کے اصحاب سے افضل، آپ کی اُمت تمام امتوں میں افضل، چنانچہ علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وازابن عباس رضی اللہ عنہما کہ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم گفت موسیٰ علیہ السلام آیا ہیچ کس ہست در امم گرامی ترنزد تو از امت من کہ سایہ کردی بر ایں شاں بغمام و فرستادی برائے ایشاں من وسلویٰ پس فرمود خدائے تعالےٰ با موسیٰ ندانستہ تو کہ فضل امت محمد علیہ السلام بر سائر امم ہم چوں تفضل من است بر جمیع خلق گفت موسیٰ یا رب پس بنما مارا آں امت را فرمود حق سبحانہ، ہمی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خدا میں عرض کیا اے خدا کوئی شخص تیرے نزدیک میری امت سے زیادہ مکرم ہے۔ کہ جس پر تونے بادل کا سایہ ڈالا اور کھانے کیلئے من وسلویٰ کو بھیجا پس خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے موسیٰ تو نہیں جانتا ہے کہ امت محمدیہ کی فضیلت تمام امتوں پر ایسی ہے جیسے کہ میری فضیلت تمام مخلوق پر۔ حضرت موسیٰ

بینی تو ایشاں را لکن بشنوانم ترا کلام ایشاں را پس ندا کرد ایشاں را باری تعالیٰ پس جواب دادند ہمہ لبیک اللّٰھم لبیک و حالانکہ در اصلاب آباء و ارحام امہات بودند پس فرمود سبحانہ، صلاتی علیکم و رحمتی۔

مدارج النبوہ جلد اول
باب پنجم
در ذکر فضائل آنحضرت
صفحہ ۱۷۶ سطر نمبر ۲۱-۲۲-۲۳

نے عرض کیا اے میرے رب اس امت کو میں دیکھنا چاہتا ہوں خدا وند قدوس نے فرمایا تو اسے دیکھ تو نہیں سکتا ہے لیکن اس کے کلام کو سنوا دیتا ہوں۔ پس خدائے تعالےٰ امت محمدیہ کو آواز دی تو تمام اُمت محمدیہ پکار اٹھی لبیک اللّٰھم لبیک اور در آنحالیکہ یہ سب کے سب ابھی عالم ارواح کی دنیا میں تھے پس خدائے تعالیٰ نے فرمایا میری رحمت و مغفرت ہو تم پر اے امت محمدیہ۔

غرضیکہ جس چیز کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو گئی وہ سب میں افضل۔

خانہ کعبہ کو حضرت خلیل نے تعمیر فرمایا مگر در حقیقت عظمت مصطفےٰ کے دم قدم سے ملی۔ اور اس کی آبادی حضور ہی کی رونق افروزی سے ہوئی۔ اور کیوں نہ ہو کہ بیت اللہ اور مصطفےٰ نور اللہ ہیں اور بیت میں نور ہی کی ضرورت پڑتی ہے سرکار اعلیحضرت، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کیا ہی نفیس انداز میں فرماتے ہیں۔

نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس کا یہ اعجاز ہے
کہ پہاڑ پر پڑ جائے تو حرکت میں آجائے اور ٹھوکر لگے تو
زلزلہ ختم ہو جائے۔ چنانچہ مصطفےٰ جان رحمت نے جب
پہاڑ پر ٹھوکر ماری ہے تو احد کا زلزلہ ساکن ہو گیا۔ اسی طرح
جب آپ جبل مشیر پر تشریف لے گئے تو جوش مسرت میں جھوم اٹھا
اور جب آپ کی ٹھوکر لگی تو جبل مشیر کا ہلنا بند ہو گیا۔ یہی وہ پائے
اقدس ہے کہ جب شب اسریٰ کا دولہا مقام ام ہانی بنت
ابو طالب کے گھر میں آرام فرما تھے تو بلبل سدرہ جناب جبرئیل
امین تشریف لائے۔ سرکار کو خواب میں پایا۔ بپاس ادب
بیدار نہ کر سکے حکم الٰہی ہوا۔ قَبِّلْ قَدَمَيْهِ۔ اے
جبرئیل میرے حبیب کے پائے مبارک کو چوم لے کہ لبوں کی سردی
سے میرا محبوب بیدار ہو جائے۔

حضرات! یہ ہے اعجاز حبیب کہ جہاں مصطفےٰ جان
رحمت کا پائے اقدس ہے وہاں جبرئیل امین کے لب انور لگا
رہے ہیں اور سرکار کے تلوؤں سے رگڑ رہے ہیں گویا جبرئیل
امین یہ ذہن دے رہے ہیں کہ جہاں میری طاقت ملکوتیت
کی انتہا ہے وہاں سے خیر البشر کی ابتدا ہے اعلیٰحضرت
فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ اسی لئے تو فرماتے ہیں۔

یہ کتاب کن میں آیا طرفہ آیہ نور کا
غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنی نور کا

فائدہ:-

فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
قبر انور کا وہ حصہ جو جسم اطہر سے متصل ہے خانہ کعبہ بلکہ عرش
اعظم سے بھی افضل ہے۔ (شامی کتاب الحج)

عن انس بن مالک حدثھم
اَنَّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
صَعِدَ اُحُدًا وَ ابوبکر و
عمر و عثمان فرجف بھم
فقال اثبت اُحُدُ فانما
علیک نبیٌّ وَ صِدِّیقٌ
وَ شَھِیْدَانِ۔

بخاری شریف جلد اول ص ۱۲
ص ۵۱۹ باب فضل ابوبکر
حدیث نمبر ۱۹ سطر ۱۶-۱۷

حضرت انس بن مالک کا بیان
ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ایک روز حضرت ابوبکر اور عمر اور
عثمان کو لیکر کوہ احد پر تشریف
لے گئے تو پہاڑ ہلنے لگا تو رحمت
عالم نے پہاڑ پر ایک ٹھوکر ماری
اور فرمایا اے پہاڑ ٹھہر جا۔
اس وقت تیری پشت پر ایک
نبی اور ایک صدیق دو شہید
ہیں۔

اسی حدیث پاک کا ترجمہ سرکار اعلیٰحضرت یوں فرماتے ہیں۔

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ہم اور آپ چلیں تو سنبھل کر چلیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر لگ جائے اور زخمی ہو جائیں لیکن حبیب سرور کونین گذر فرمائیں تو کائنات کو ہوش میں آنا پڑے جس راہ سے گذر فرما دیں تو وہ کوچہ خوشبو سے معطر ہو جائے اگر پتھر پہ قدم ناز پڑ جائے تو پتھر پگھل کر موم ہو جائے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حبیب رسول کائنات ایک پہاڑ کے اوپر بکریاں چرا رہے تھے اور قدم ناز پتھر پہ پڑ گیا تو پتھر پگھل کر موم ہو گیا اور قدم ناز کو سینہ میں جگہ دے دی۔
(مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ ۱۲۱)

ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

عن ابی هریرة قال ما رأیت شیئاً احسن من رسول الله علیه وسلم کان الشمس تجری فی وجهه وما رأیت احداً اسرع فی مشیته من رسول الله صلی الله	حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا گویا آفتاب کی شعاعیں رخ زیبا میں تیر رہی ہیں۔ میں نے آپ سے تیز رفتار بھی کسی کو نہیں دیکھا۔

علیه وسلم کانما الارض تطوی له انا لنجهد انفسنا وانه لغیر مکترث ط	زمین گویا آپ کیلئے لپیٹ دی گئی ہو۔ آپ کے ساتھ ہم لوگ چلنے میں مشقت کے ساتھ ہوتے تھے جبکہ آپ اپنی معمولی رفتار سے چلتے تھے

شمائل ترمذی صفحہ ۸ باب ما جاء فی مشیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حدیث نمبر ۱ سطر ۶، ۷، ۸

اعلیحضرت فرماتے ہیں۔

ساق اصل قدم شاخ نخل کرم
شمع راہ ہدایت پہ لاکھوں سلام

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوے قدرے گہرے گہرے تھے اور ہموار تھے پانی ان پر صاف و ستھرے اور ملاست کیوجہ سے نہیں ٹھہرتا تھا، آپ بہت ہی سکون و وقار کے ساتھ چلتے تھے پھر آپ سب سے آگے ہی رہتے تھے۔ کسی پر توجہ فرماتے تو پورے بدن سے پھر کر توجہ فرماتے تھے۔ نگاہ ہمیشہ نیچی رکھتے تھے۔ نگاہ مبارک کو بجائے آسمان کے زمین کیطرف زیادہ رکھتے تھے اسی لئے اعلیحضرت فرماتے ہیں ۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

بال مبارک

کعبہ وجاں کو پہنایا ہے غلاف مشکیں
اڑکے آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو

عن قتادة قال قلت لانس کیف کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکن بالجعد ولا بالسبط کان یبلغ شعرہ شحمۃ اذنیہ۔

شمائل ترمذی باب ما جاء فی شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صہ۳۱ حدیث ۴ سطر ۵-۶

حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہ بالکل پیچیدہ نہ بالکل کھلے ہوئے بلکہ تھوڑی پیچیدگی اور گھنگرالاپن لئے ہوئے تھے جو کانوں کی لو تک پہونچے ہوئے تھے۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ گھنگرالے تھے نہ بالکل سیدھے نہ بالکل پیچیدہ بلکہ انھیں تینوں کے درمیان تھے۔ زندگی کے اکثر حصے میں سر انور پہ بال مبارک رکھے۔ کبھی کان کے لو تک اور کبھی اس سے بھی نیچے کاندھے تک اور کبھی کان کی لو سے اونچے رکھے ہیں۔ اعلیحضرت انہیں صورتوں کی نقاشی

کرتے ہیں۔

گوش تک سنتے تھے فریاد کہ اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو
(کلام رضا)

عن انس ابن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر دھن راسہ وتسریح لحیتہ

شمائل ترمذی صہ۳ حدیث نمبر ۲ باب ما جاء فی ترجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سطر ۴-۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک میں اکثر تیل استعمال فرماتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک میں اکثر کنگھی فرمایا کرتے تھے۔

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بالوں میں کثرت سے تیل ڈالا کرتے تھے اور شروع پیشانی کے رخ سے فرماتے تھے اور جب داڑھی مبارک میں تیل لگاتے تو گردن کے حصہ سے شروع کرتے تھے۔ شروع میں مانگ سر مبارک میں نہیں نکالتے تھے مگر بعد کی زندگی میں بیچ میں مانگ بھی نکالنے لگے تھے۔ اسی لئے تو اعلیحضرت فرماتے ہیں:

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
(کلام رضا)

لیس فی راسہ ولحیتہ
عشرون شعرۃ بیضاء
بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ۵۰۲ سطر ۱

یعنی آخر عمر تک سرکار کے سر مبارک
اور داڑھی میں بیس سے زیادہ
بال سفید نہیں ہوئے تھے۔

روایت ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک شیشی تھی جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک رکھے ہوئے تھے اور جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کوئی مرض لاحق ہو جاتا تو آپ اس شیشی کو پانی میں ڈبو کر دیتی تھیں اور اس پانی سے شفا حاصل ہوتی تھی۔

بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ۸۷۵ باب ما یذکر فی الشیب حدیث ۲

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام

آپ نے حضرت خالد بن ولید کا نام سنا ہوگا۔ سرکار کے موئے مبارک کو اپنی ٹوپی میں عقیدت و محبت کے ساتھ رکھتے تھے اور اپنی جان سے عزیز تر سمجھتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ عین جنگ کے وقت ٹوپی سر سے گر گئی۔ آپ فوراً لپکے اور عقیدت

سے ٹوپی کو سر پر رکھ لیا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد صحابہ نے دریافت کیا اے خالد یہ کہاں کی ہوشمندی ہے کہ محض ایک ٹوپی کی خاطر اپنے کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔ حضرت خالد نے جواباً ارشاد فرمایا کہ یہ محبت بھری حرکت ٹوپی کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ اس بال مبارک کی وجہ کر ہوئی جو ٹوپی میں رکھا ہوا ہے۔ سوچا کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کا قدم پڑ جائے اور بال مبارک کی بے حرمتی ہو جائے جسکی بنیاد پہ کامیابی و فتحیابی ملا کرتی ہے۔
(شفا شریف)

سبحان اللہ! یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کا اعجاز ہے کہ اگر کسی بھی مریض کو دھو کر پلا دیا جائے تو مرض دور ہو جائے اور اگر جنگ میں پاس رکھنے سے بال مبارک کی برکت سے دشمنوں پر فتحیابی ملے۔ ایک ہمارا آپ کا بال ہے کہ وہ جب سر سے جدا ہوتا ہے تو نہ جانے دنیا کے کس نالے میں جا گرتا ہے اور کیسی کیسی بے حرمتی ہوتی ہے مگر سرور کائنات کے بال مبارک کا یہ اعجاز کہ جب آپ بالوں کو اترواتے صحابہ کرام آپس میں اسے بطور تبرک تقسیم کر لیتے اور اپنے پاس سرمایہ حیات سمجھ کر جانوں پر فوقیت دیتے اور طرح طرح کے فوائد حاصل کرتے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت مبارکہ تھی

کہ سوتے وقت سر کے بالوں اور داڑھی مبارک میں کنگھا کرتے اور زندگی کے اکثر حصے میں آپ نے سر مبارک پر بال رکھے ہیں اور کبھی کبھی آپ نے سر کے بالوں کو اتروایا بھی ہے۔

عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم حلق راسہ فی حجۃ الوداع ط

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے سر کے بالوں کو اتروایا۔

ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۷۶ باب الحلق والتقصیر حدیث ۲ - سطر ۲

حدیث پاک کی روشنی میں معلوم ہوا کہ حضور سرور کائنات نے بالوں کو سر سے اتروایا بھی ہے فجعل یقسم من یلیہ الشعرۃ۔ (ابوداؤد) اور جب سرکار بال کو سر سے اترواتے تو صحابہ کرام آپس میں اسے تقسیم کر لیتے۔

آخری حج غم امت میں پریشاں ہو کر
تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو

(کلام رضا)

لعاب مبارک

حضور سرور کائنات محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک (تھوک) کا یہ اعجاز ہے کہ اگر بیمار لگائے تو بیماری دور ہو جائے زخمی لگائے تو زخم اچھا ہو جائے غرضیکہ ہر مرض کیلئے شفاء ہے۔ چنانچہ بخاری شریف کی ایک روایت ہے۔

فقال ابن علی بن طالب فقالوا یشتکی عینیہ یا رسول الله قال فارسلوا الیہ فاتونی بہ فلما جاء بصق فی عینیہ فدعا لہ فبرأ حتی کان لم یکن بہ وجع۔

بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۲۵ باب مناقب علی بن ابی طالب پ ۱۴ حدیث نمبر ۲ سطر ۸-۹

یعنی خیبر کے موقع پر جب سرکار نے حضرت علی کو طلب فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آنکھوں میں آشوب ہے۔ سرکار نے انھیں بلوایا۔ پس حضرت علی تشریف لائے تو سرکار نے آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور دعا فرما دی۔ فوراً شفا ہو گئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کی آنکھوں میں کبھی درد ہی نہ تھا۔

یہ سرکار کے لعاب مبارک کا اعجاز ہے کہ حضرت علی کے آشوب چشم کیلئے شفاالعین بن گیا۔

غار ثور میں یارِ غار کو مارِ غار نے کاٹا لیکن سرکار نے اپنا لعاب مبارک لگا دیا تو فوراً اچھا ہو گیا۔ گویا یہ لعاب مبارک زہروں کیلئے تریاق اعظم ہے۔

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اس دہن کی ترواٹ پہ لاکھوں سلام (کلامِ رضاؔ)

یہی وجہ ہے کہ جب سرکار کائنات تھوکتے تھے تو صحابہ کرام اس تھوک کو زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے بلکہ کسی نہ کسی صحابہ کے ہاتھ میں وہ تھوک پڑتا اور صحابہ کرام بطور تبرک اپنے بدنوں پر مل لیتے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک کی بے حرمتی نہ ہونے پائے۔

مومن وہ ہے جو ان کی عظمت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے (کلامِ رضاؔ)

محقق علی الاطلاق حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

درخانۂ انس رضی اللہ عنہ چاہی بود انداخت آنحضرت آب دہن خود را دراں۔ پس نبود در مدینہ چاہی شیریں تر ازاں۔
مدارج النبوہ جلد اول ص۱۱ سطر ۲۰-۲۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک کنواں تھا۔ حضور نے اپنا لعاب دہن اس میں ڈال دیا تو اس کا پانی اتنا شیریں ہو گیا کہ مدینہ طیبہ میں اس سے بڑھ کر کوئی شیریں کنواں نہ تھا۔

اعلیٰحضرت اس حدیث پاک کا یوں ترجمہ فرماتے ہیں۔

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنیں
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور کی بارگاہ میں ایک ڈول پانی لایا گیا۔ سرکار نے اس سے نوش فرمایا اور اس ڈول میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور صحابہ نے اس پانی کو کنواں میں ڈال دیا تو اس کنویں سے مشک جیسی خوشبو آنے لگی۔
(مدارج النبوہ جلد اول)

بخاری شریف کی مشہور حدیث پاک ہے کہ حضرت جابر نے جب رسول کائنات کی ضیافت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کا بچہ کا گوشت میں نے گھر میں تیار کرایا ہے لہٰذا آپ چند صحابہ کے ساتھ چل کر تناول فرمالیں۔

فصاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اھل الخندق اِنَّ جابرًا قد صنع سورًا فحیَّ ھلا بکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلنَّ برمتکم ولا تخبزنَّ عجینکم حتی اَجیٔ فجئتُ وجاء رسول اللہ

یہ سنکر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز بلند فرمائی۔ اے اہل خندق! جابر نے دعوت طعام دی ہے لہٰذا سب کے سب چل کر کھانا کھالیں۔ پھر سرکار نے جابر سے فرمایا جب تک میں نہ آؤں ہانڈی مت اتروانا اور روٹی مت پکوانا۔ چنانچہ جب حضور صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم لقدم الناس حتی جئت امرأتی فقالت بك وبك فقلت قد فعلت الذی قلت فاخرجت له عجیننا فبسق فیه وبارك

بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ۵۸۹ پ ۱۶ سطر ۸ حدیث باب غزوہ خندق مطبع رشیدیہ۔

وسلم تشریف لائے، ام سلیم نے حضرت جابر سے عرض کی کھانا کم ہے آدمی زیادہ ہیں حضرت جابر نے فرمایا میں نے ویسا ہی کیا جیسا تو نے کہا تھا گوندھے ہوئے آٹے میں لعاب دہن ڈالکر دعا کردی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی لعاب دہن ڈالکر برکت کی دعا کردی تو اسمیں اتنی برکت ہوئی کہ ہزاروں آدمیوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا مگر گوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اتنا ہی رہ گیا اور ہانڈی چولہے پر بدستور جوش مارتی رہی۔

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اس دہن کی تراوٹ پہ لاکھوں سلام

اللہ اکبر! یہ ہے سرکار کے لعاب دہن کا اعجاز کہ اگر حضرت جابر نے آٹے اور گوشت کی ہانڈی میں ڈال دیا تو ذرہ برابر بھی کمی پیدا نہیں ہوئی اور ہزاروں جم غفیر جماعت نے شکم سیری حاصل کرلی۔

فائدہ:-

دنیا کے کھانوں میں سب سے بہتر حضرت جابرؓ کا وہ کھانا ہے جس کھانے میں نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب ڈال دیا ہے۔

دست شفقت

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

عن جابر بن سمرۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الاولی ثم خرج الی اهله وخرجت معه فاستقبله ولدان فجعل یمسح خدی احدهم واحدا واحدا قال واما انا فمسح خدی فوجدت لیده بردا او ریحا کانما اخرجها من جونة عطار۔

مسلم شریف جلد ثانی صفحہ ۲۵۶ باب طیب ریحہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱ سطر ۱۶-۱۷

حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر ادا کی پھر آپ اپنے گھر کیطرف روانہ ہوئے اور میں بھی آپ کیساتھ نکلا۔ حضور کو دیکھکر چھوٹے چھوٹے بچے دوڑ پڑے تو آپ ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر بھی دست شفقت پھیرنے لگے میں سامنے آگیا تو آپ نے میرے رخسار پر بھی دست شفقت لگادیا تو میں نے بھی دست مبارک کی ٹھنڈک محسوس کی اور ایسی خوشبو آئی کہ گویا ابھی آپ نے اپنا ہاتھ عطر فروش کی صندوقچی سے نکالا ہے۔

نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست شفقت

کا یہ اعجاز ہے کہ خدا نے ایسی خوشبو ودیعت فرما دی تھی کہ ہمیشہ دست مبارک سے خوشبو آتی تھی اور آپ سے جو مصافحہ کر لیتا اس کا ہاتھ خوشبو سے معطر ہو جاتا اور جس بچے کے سر پر آپ اپنا دست رحمت پھیر دیتے تو وہ بچہ تمام بچوں میں ممتاز نظر آتا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشم اور دیبا کو آپ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم و نازک نہیں پایا کیا خوب فرمایا۔

اعلیحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ نے ؎

کعبہ دیں و ایماں کے دونوں ستون
ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام

عن ابی ھریرۃ قال قلت یا رسول اللہ انی اسمع منك حدیثا کثیرا انساہ قال ابسط رداءك فبسطتہ فغرف بیدیہ ثم قال ضمہ فضممتہ فما نسیت شیئا بعد۔

حدیث ۲۳ صفحہ ۲۳ سطر ۲۱-۲۲
بخاری شریف جلد اول حفظ العلم

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے حدیثیں بہت سنتا ہوں اور اسکو بھول جاتا ہوں سرکار نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ تو میں نے پھیلا دی۔ آپ نے اپنا دست رحمت رکھ دیا پھر فرمایا اس کو سمیٹ لو تو میں نے سمیٹ کر اسے سینے سے لگا لیا تو اس کے بعد سے میں کوئی بات کبھی نہیں بھولتا۔

جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم
اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام (کلام رضا)

سبحان اللہ! یہ اعجاز دست مصطفیٰ ہے کہ چادر پہ رکھ دیا تو چادر بھی باکرامت ہو گئی کہ جب صحابی نے اس چادر کو سینے سے لگا لیا تو قوت حافظہ کا یہ عالم ہو گیا کہ جو بات ایک بار سن لیتے ہیں زندگی میں کبھی فراموش نہیں کرتے ہیں اسطرح کے بیشمار واقعات ہیں کہ آپ نے جس چیز کیطرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہے یا ہاتھ اٹھا کر دعا فرما دی ہے تو وہ شے آناً فاناً معجزہ بنکر عالم وجود میں آ گئی چنانچہ حضرت عکاشہ ابن الحصن کیلئے دعا فرما دی۔ باب اجابت نے گلے سے لگا لیا۔ حضرت ثعلبہ ابن حاطب کیلئے بکری میں دعا فرما دی تو اتنی برکت ہوئی کہ سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ بچے کے سینے پر دست رحمت پھیر دیا تو جنون دور ہو گیا۔ حضرت جابر کی بکری کی ہڈیوں کو ایک برتن میں جمع فرمایا اور اپنا دست رحمت پھیر دیا تو بکری زندہ ہو گئی اور کھڑی ہو کر دم ہلانے لگی۔ دست رحمت اٹھا دیا تو قحط سالی دور ہو گئی اور اور اس قدر بارش ہوئی کہ صحابہ کرام نے کثرت بارش کی شکایت کی۔ سرکار نے پھر اپنا دست رحمت اٹھا دیا تو مدینے سے بادل چھٹ گیا اور آسمان بالکل صاف ہو گیا۔ اعلیحضرت فرماتے ہیں ؎

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہی وہ دست پاک ہے جس کو خدا اپنا ہاتھ فرما رہا ہے چنانچہ قرآن فرماتا ہے۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ط یعنی اے محبوب کنکریوں کو آپ نے نہیں بلکہ خدا نے پھینکا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔ یعنی صحابہ کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہے۔ عز فرمائیے! خدا ہاتھ سے بالکل پاک وصاف ہے مگر یہ اعجاز دست مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ خدا ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرما رہا ہے

صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام (کلام رضاؔ)

حضرت بن عتیک رضی اللہ عنہ صحابی رسول کی ٹانگ چھت کے زینے سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تو رسول کائنات نے اپنا دست رحمت ان کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر پھیر دیا تو وہ فوراً اچھی ہو گئی اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ کبھی چوٹ ہی نہ لگی تھی۔ (بخاری شریف)
حضرت قتادہ بن نعمان کی آنکھ جب بہہ کر ان کے رخسار پر آ گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس بہی ہوئی آنکھ کو آنکھ کے حلقہ میں رکھ دیا اور اپنا دست شفقت اس پر پھیر دیا تو وہ آنکھ فوراً ٹھیک ہو گئی اور دوسری آنکھ سے زیادہ روشن ہو گئی۔
(الکلام المبین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے دسترخوان میں ہاتھ مس فرما دیا تو دنیا کی آگ اس دسترخوان پر حرام ہو گئی۔ حضرت ابو محذورہ کے سر پر دست شفقت پھیر دیا تو زندگی میں انہوں نے کبھی بھی اپنے بال کو نہیں کٹوایا۔
المختصر سرکار کے دست پاک کا اعجاز ہے کہ جس طرف اٹھ گیا آناً فاناً وہ معجزہ بن کر عالم وجود میں آگیا۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام (کلام رضاؔ)

زبانِ اقدس

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اور کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ کرتے مگر وحی جو انہیں
پ ۲۷ - سورہ نجم - آیت ۳ سطر ۴ ع د کی جاتی ہے۔

وہ دہن جن کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جان رحمت کی زبان اقدس کا یہ اعجاز ہے کہ ان کی بولی خدا کی بولی ہے ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔ ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ خدا ہی کا حکم ہے کہ رسول

کے فیصلے کو بے چون وچرا کے تسلیم کیا جائے ذرا بھی دل میں بے گمانی پیدا نہ ہو ورنہ ایمان کی خیر نہیں ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔
س۔ نساء

ہم نے رسول کو اس لئے بھیجا کہ اللہ کے اذن سے اس کی اطاعت کیجائے۔

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔

پ۵۔ س۔ نساء۔ سطر صفحہ ۱۳۵ آیت ۸۰۔ رکوع ۸۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

مصطفٰے جانِ رحمت کی زبان اقدس کی حکمرانی کا یہ عالم کہ جو فرما دیا ان کے آن میں معجزہ بنکر عالم وجود میں آگیا۔ چنانچہ مسلم شریف کی حدیث پاک ہے کہ حضور انور کے سامنے ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ سرکار نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے تکبر بھرے انداز میں کہا میرا داہنا ہاتھ ٹھیک نہیں ہے حالانکہ اس کا داہنا ہاتھ بالکل ٹھیک تھا۔ تو سرکار نے فرمایا جا تیرا ہاتھ شل ہی ہو جائے۔ تو تاریخ شاہد ہے کہ دوبارہ منہ تک

اس ہاتھ اٹھ کر نہیں جا سکا۔

(مسلم شریف جلد ثانی)

اسی لئے تو اعلیحضرت فرماتے ہیں ؎

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

عن ابی هريرة قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس قد فرض عليكم الحج فحجوا فقال رجل أكل عام يا رسول الله فسكت حتى قالها ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم

مشکوٰۃ شریف جلد اول کتاب المناسک صفحہ ۲۲۱ فصل اول حدیث نمبر ۱ سطر ۲۷ سطر ۱-۲۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ کیا ہر سال فرض ہے آپ چپ رہے اس نے تین مرتبہ کہا۔ آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا۔ ہر سال واجب ہو جاتا اور تم اس کی استطاعت نہ رکھتے

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

معلوم ہوا جو سرکار فرمادیں وہی قانون اسلام دستور حیات ہے یہی وجہ ہے کہ جناب جبرئیل امین نے صحابہ کی موجودگی میں مصطفٰے جان رحمت سے اسلام، ایمان، اخلاص، قیامت کے بارے میں سوال کیا اور جب چلے گئے تو آقا نے فرمایا۔ اے عمر! جبرئیل تم لوگوں کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سوال صحابہ کرام سے ہونا چاہیئے۔ مصطفٰے جان رحمت سے کیوں پوچھا جارہا ہے جواب ملے گا اسلئے کہ جبرئیل نے سوچا صحابہ کرام سے پوچھوں گا تو بات تو ہو جائے گی لیکن وہ قانون اسلام نہ بنے گا لیکن مصطفٰے جان رحمت سے پوچھوں گا آقا بولتے چلے جائیں گے تو امت کیلئے وہ قانون اسلام بنتا چلا جائے گا۔ یہ ہے جبرئیل امین کا عقیدہ کہ وہ بھی جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ جو آقا فرمادیں وہی شریعت بنجائے گی۔

تری مرضی پہ مر مٹنا شریعت اسکو کہتے ہیں
ترے کوچے میں ہونا دفن جنت اسکو کہتے ہیں

جب آپ گفتگو فرماتے تو آپ کے دونوں اگلے دانتوں کے درمیان سے نور نکلتا تھا۔ امی محض لیکن جب کلام فرماتے تو بڑے بڑے عرب کے فصحاء و بلغاء آپ کے کلام کو سن کر دنگ رہ جاتے تھے ـــــ اعلیٰحضرت فرماتے ہیں ؎

ع ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

عتبہ بن ربیعہ بڑا ہی فصیح اللسان اور ساحر البیان لسان تھا۔ اسے اپنی فصاحت پر بڑا ناز تھا لیکن جب رسول کائنات کی زبان اقدس سے سورہ حٰمٓ کی ابتدائی آیتیں سنیں تو مارے دہشت کے اچھل پڑا اور کہنے لگا قسم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ پڑھتے ہیں نہ وہ جادو ہے نہ کہانت ہے بلکہ وہ کلام الٰہی ہے ان کے کسی لفظ کا جواب ہم اہل مکہ ملکر نہیں دے سکتے ہیں یہ ہے قرآن پاک اور میرے آقا کی دلکش بلاغت کا اعجاز ـــــ کہ عرب کے فصحاء و بلغاء جنہیں اپنے اوپر بڑا فخر تھا آپ کے کلام کو سنکر حیرت و استعجاب کی منزل میں ڈوب جاتے۔ اسی لئے تو اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

نورانی آنکھ

آپ کی چشمان مبارک بڑی بڑی اور سرگیں تھیں۔ پتلی کی سیاہی خوب سیاہ اور آنکھ کی سفیدی خوب سفید تھی جن میں باریک باریک سرخ دوڑے تھے اور پلکیں دراز تھیں۔ آپ کی چشمانِ مبارک کا یہ اعجاز ہے کہ مرئی و غیر مرئی جو آنکھ سے دیکھنے کے قابل نہیں ہے اسے بھی دیکھ لیا کرتے تھے چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

اَقِیْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۲ باب الرکوع۔ فصل اول حدیث نمبر ۱ — یعنی اے لوگو! رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کرو کیونکہ خدا کی قسم تم لوگوں کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

اور بخاری شریف کی روایت اس طرح ہے۔

فَوَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ۔ — یعنی خدا کی قسم تمہارا رکوع اور خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتا۔
بخاری شریف جلد اول باب عظۃ الامام الناس حدیث نمبر ۱ صفحہ ۳۲

سبحان اللہ! یہ ہے میرے حبیب کے چشمان مبارک کا اعجاز کہ پیٹھ پیچھے سے نمازیوں کے خشوع جو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے اسے بھی دیکھ رہے ہیں جو آنکھ سے دیکھنے کے قابل ہی نہیں ہے۔ سرورِ کائنات خود فرماتے ہیں۔ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ۔ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم میں سے کوئی نہیں دیکھتا۔

فرش زمیں پر آرام فرما رہے ہیں لیکن عرش بریں کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

سرگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

اور بخاری شریف میں آیا ہے رسول اللہ فرماتے ہیں۔

اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ کَمَا اَرَاکُمْ — میں تم لوگوں کو پیٹھ پیچھے سے اسطرح دیکھتا ہوں جسطرح میں سامنے دیکھتا ہوں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی آنکھ کا یہ اعجاز ہے کہ آپ آگے پیچھے دائیں بائیں نیچے اوپر، دن رات اندھیرے اجالے میں یکساں دیکھا کرتے تھے۔ سرکار اعلیٰحضرت نے کیا ہی خوب تصویر کھینچی ہے۔

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک حال
دھوم "والنجم" میں ہے آپ کی بینائی کی

حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوہ والسلام نے صرف نورالٰہی کا ایک جلوہ دیکھا تھا تو تاب نہ لا سکے اور غش کھا کے گر پڑے لیکن مصطفےٰ جانِ رحمت کی چشمان مبارک کا اعجاز دیکھو کہ میرے آقا نے عین ذاتِ الٰہی کو دیکھا اور اس طرح دیکھا کہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ٥ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ٥ یعنی نہ نگاہ جھپکی نہ بھٹکی اور خدا کی آیات کبریٰ کا مظاہرہ فرمالیا۔ کیا ہی نفیس انداز میں امام احمد رضا نے اسکی نقاشی کی ہے ؎

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔ مشکوٰۃ شریف جلد ثانی ص ۵۱۲ باب فضائل سید المرسلین فصل اول، حدیث نمبر سطر ۹۔۱۰

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے تو میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا (یعنی پوری کائنات کو دیکھ لیا

فرش تا عرش سب آئینہ، ضمائر حاضر
بس قسم کھائیے امی! تیری دانائی کی

حدیث پاک کی روشنی میں معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کو بہ یک وقت دیکھ رہے ہیں۔ کائنات کا ہر ذرہ نگاہوں کے سامنے ہے اور اب یہ دعویٰ ہے کہ رسول کو پیٹھ پیچھے کا علم نہیں ہے۔

غور فرمائیے! ملائکہ غیب، اللہ کی ذات غیب قرآن مجید میں ابتداء تا انتہا غیب، عرش و کرسی، لوح و قلم، جنت و دوزخ سب غیب۔ ہم نے کسی کو نہیں دیکھا مگر سب پر یقین و ایمان ہے اسلئے کہ ہمارے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی خبر دی۔ پھر کہنا یہ کہ حضور پیٹھ پیچھے نہیں دیکھتے ہیں۔ یہ وہم و گمان فاسد ہے۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں۔

سرِ عرش پر ہے تری گذر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِیْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَاَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو نماز ظہر پڑھائی اور سب سے پچھلے صف میں ایک مرد تھا جس نے منافی الصلوہ کام کر دیا۔ جب سرکار

یا فلان الا تتقی اللہ الا	نے سلام پھیرا تو اسے بلایا اور فرمایا
تری کیف تصلی انکم ترون	کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو
انہ یخفی علی شئی مما	نہیں دیکھتا ہے کہ نماز کس طرح
تصنعون واللہ انی من خلفی	پڑھی جاتی ہے تم لوگ یہ گمان
کما اری من بین یدی	کرتے ہو کہ مجھ پر وہ پوشیدہ ہے
مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۷۶ حدیث ۲	جو تم لوگ کرتے ہو بیشک تم خدا کی
باب ما یقرء بعد التکبیر فصل ثالث سطر ۱۲-۱۳-۱۴	میں آگے پیچھے برابر دیکھتا ہوں۔

سبحان اللہ یہ ہے مصطفےٰ جانِ رحمت کی چشمان
کرم کا اعجاز کہ آگے پیچھے برابر دیکھ رہے ہیں جس آنکھ سے خدا نہیں
چھپا اس آنکھ سے بھلا خدا کی خدائی کب چھپ سکتی ہے ؎

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

عالم جمادات کے معجزات

عن علی بن طالب قال کنت	حضرت علی بن طالب (رضی اللہ
مع النبی صلے اللہ علیہ	عنہ) فرماتے ہیں میں نبی صلی اللہ
وسلم بمکۃ فخرجنا فی	علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا تو
بعض نواحیھا فما استقبلہ	ہم لوگ مکہ مکرمہ کے قرب وجوار میں
جبل ولا شجر الا ھو	نکلے تو دیکھا کہ سامنے پہاڑ یا
یقول السلام علیک یا	درخت آتا ہے تو عرض کرتا ہے
رسول اللہ ۔	السلام علیک یا رسول اللہ ۔

ترمذی شریف جلد ثانی صفحہ ۲۰۳ باب فی آیات النبوہ
حدیث ۳ ۔ سطر ۱۷-۱۸

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے
(کلام رضا)

الحمد للہ! یہ سرور کائنات کا اعجاز ہے کہ جس راہ سے آپ کا گذر ہو جائے تو خواہ حجر ہو یا شجر سب کے سب اپنے آقا کی بارگاہ میں سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ اور ایک غلام کی شان بھی یہی ہونی چاہیئے کہ اپنے آقا کی تعظیم و تکریم بجالائے اور ان کی خاطر تن من دھن سب کچھ قربان کردے ؎

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان بمکۃ کان حجرا یسلم علیّ ... الخ

ترمذی شریف۔ جلد ثانی ص۲۰۳ باب فی آیات النبوۃ حدیث ۱ سطر ۱۳

حضرت جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ میں ایک پتھر تھا۔ وہ مجھکو سلام کرتا تھا اور اس پتھر کو میں اب تک پہچانتا ہوں۔

غور فرمایئے ایک پتھر بھی اپنی غلامی کا حق ادا کر رہا ہے اور مصطفےٰ جان رحمت کی بارگاہ میں خراج عقیدت سلام پیش کر رہا ہے۔

مگر افسوس اس گندم نما جو فروش

مسلمان پر ہے جسے آج تک سلام کا مسئلہ سمجھ میں نہ آیا اور الٹے ہی سلام پڑھنے والے کو بدعتی کہتا ہے ــــ ہیچ ہے۔

؏ خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے

تعصب کی نگاہ سے ہٹ کر حدیث پاک کا مطالعہ کیجیئے تو یقیناً دلوں کی دنیا میں ایمانی نور پیدا ہو جائے گا اور سمجھ میں آجائے گا کہ یہ سلام آج کا ایجاد کردہ نہیں ہے بلکہ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وقت سے چلا آرہا ہے اور آقا کی بارگاہ میں جن و بشر خشک و تر عرش و فرش شمس و قمر غرض کہ سبھوں نے سلام کا نذرانہ پیش کیا ہے ؎

شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے زبان درخت و حجر کی ہے (کلام رضاؔ)

سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ جلوہ گاہ مالک ہر خشک و تر کی ہے

تاریخ مسجد نبوی

تاریخ مسجد نبوی مشہور مصنف صاحب طرز ادیب حضرت علامہ محمد معراج الاسلام صاحب ایم اے، ایم او ایل صدر مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا پاکستان کی مایۂ ناز تصنیف ہے۔ بیان و الفاظ نہایت سستہ انداز تحریر محققانہ و ادیبانہ کتاب عوام و خواص کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے۔ اور کتاب کی افادیت و اہمیت اس کے مندرجات سے لگایا جاسکتا ہے۔

پہلا باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و بعثت و ہجرت جسمیں جاہلی عرب کی تہذیبی، اخلاق اور مذہبی حالات کی نقشہ کشی کی گئی ہے۔ اور ہجرت اور اس کے اسباب و پس منظر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

دوسرا باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں انتظار، استقبال اور اقامت۔

تیسرا باب: مسجد نبوی کی تعمیر: جس میں مختلف ادوار میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو مستند علمی پیرائے اور تاریخی پس منظر میں بیان کیا گیا ہے۔ اور مسجد نبوی کی اہم تاریخی دستاویز پیش کی گئی ہے۔

چوتھا باب: حجرات امہات المومنین کی نورانی یادوں اور باتوں پر مشتمل ہے ــــــــــــ چونکہ مسجد نبوی سے متصل ازواج مطہرات کے لئے سادہ رہائش کمرے تعمیر کردیئے گئے تھے۔ جہاں سے نکل کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے تھے۔ چونکہ یہ مسجد سے ملحق تھے۔ اس لیے ان میں پیش آنے والے واقعات کا مسجد سے گہرا تعلق ہے۔

پانچواں باب: مسجد نبوی کی یادیں .... اس باب میں ایسے واقعات ہیں جو خصوصی طور پر مسجد نبوی سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا کچھ حصہ مسجد نبوی سے وابستہ ہے اس پہلو سے وہ حصہ ایک ایسی یاد بن گیا ہے جس کے ساتھ مسجد نبوی کی یاد بھی تازہ ہوتی ہے۔

چھٹا باب: مسجد نبوی میں پیش آمدہ واقعات پر مشتمل ہے جو مسجد نبوی ہی میں وقوع پذیر ہوئے اور انہوں نے ذہنوں پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔

ساتواں باب: مسجد نبوی میں بیان فرمودہ مسائل .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں تشریف فرما ہو کر جو دینی و مذہبی مسائل بیان فرمائے ہیں۔

آٹھواں باب: منبر شریف پر دیئے گئے خطبات کا نہایت حسین وجمیل مرقع ہے۔

قیمت: 95

ناشر: نوریہ بک ڈپو براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر، (یوپی) PH. 05544-22310

ملنے کا پتہ: کتب خانہ امجدیہ، 425 مٹیا محل، جامع مسجد دہلی-6 Ph. 3243187

ایمان کامل

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ کی ایمان افروز تصنیف "تکمیل الایمان" کو "ایمان کامل" کے نام سے نہایت خوبصورت اور حسین انداز میں جدید پیراگراف کے ساتھ شائع کیا گیا ہے جس پر تحشیہ و تسہیل کا کام پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے کیا ہے حواشی کے ماخذ اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے کتب و رسائل ہیں۔ جس سے کتاب کی افادیت عوام و خواص سب کے لئے یکساں ہوگئی ہے۔ کتاب کی اہمیت نام سے ہی ظاہر ہے۔ عصری تقاضوں کے پیش نظر کتابت و طباعت نیز ڈس کور خوب سے خوب تر ہے۔ قیمت 40/-

نحوی تعریفات

یہ رسالہ صاحب طرز محقق حضرت علامہ جمال احمد خانصاحب رضوی استاد دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف نے ابتدائی طلبہ کے لئے نہایت سلیس اور عام فہم اردو زبان میں ترتیب دیا ہے جسے اگر درس عالیہ اور نظامیہ میں نحو میر پڑھنے والے مبتدی طلبہ کو نحو میر پڑھانے سے پہلے پڑھا دیا جائے تو یقیناً طلبہ کی استعداد مستحکم بنانے میں نہایت کارگر ثابت ہوگا

قیمت 6/-

نوریہ بک ڈپو براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی
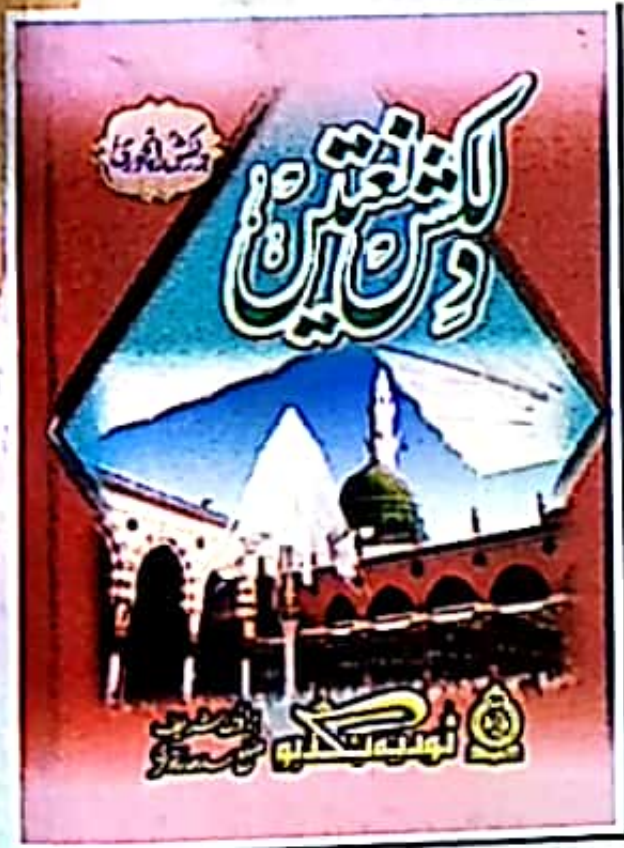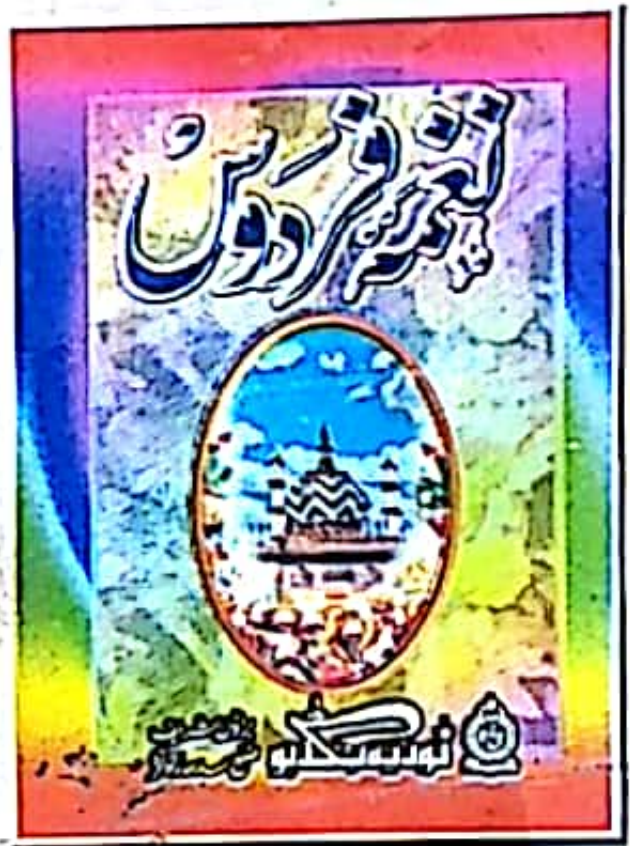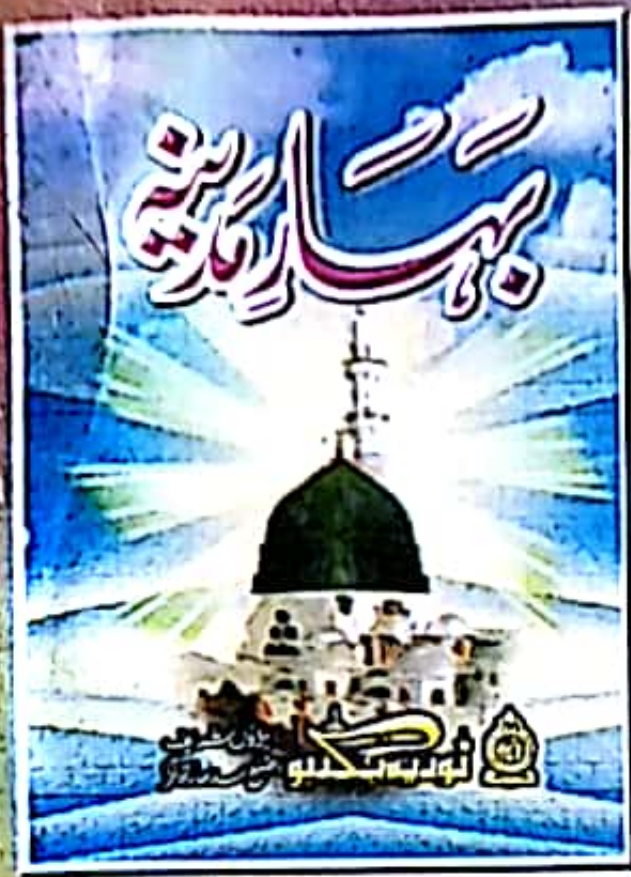
بہارِ مدینہ
NOORIYA BOOK DEPOT
Baraon Shareef Siddarth Nagar-(U.P.)
Ph.: 05544-22310